INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATME NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

۱۳

۲۷ ربیع الاول تا ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۵ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۵ء

معاشرتی برائیاں اور اُن کا سدّباب

علماء کا کردار

اے مسلمانو ہوشیار!

وادیٔ نیل سے اُبھرتا ہوا

جنسی سیلاب

افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت

پگ وائرس

جس کا شکار چند روز میں سُور جیسا نظر آنے لگتا ہے

بہترین ذائقے کی عظیم الشان روایت
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
مفرّح پھلوں، مؤثر جڑی بوٹیوں، صحت بخش سبزیوں
اور شاداب پھولوں سے تیار کیا
حکمت و مہارت کا شاہکار، رُوح افزا، جسم و جاں کو گرمی کی
شدّت سے محفوظ رکھتا ہے، تازگی اور توانائی بخشتا ہے۔
مخصوص و منفرد ذائقے اور بے مثال خواص کی
وجہ سے خوش ذوق شائقین کی اوّلین پسند رُوح افزا
- اس صدی کا بہتر مشروب
رُوحِ ثقافت
رُوح افزا
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
SHARBAT
ROOH AFZA
ADARTS - HRA - 1/94

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوة

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۳

۲۷ ربیع الاول تا ۳ ربیع الثانی
بمطابق ۲۵ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

اداریہ	۴
معاشرتی برائیاں اور ان کا سدباب، علماء کا کردار	۶
وادیٔ نیل سے ابھرتا ہوا جنسی سیلاب	۹
افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت	۱۲
ہاک وارنس	۱۷
محمدی بیگم	۱۸
تحریک ختم نبوت	۲۲
DIFFERENCEBETWEENMUSLIMANDOADIANIS	

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۶۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت - الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳-بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اسلامی شعائر کی بے حرمتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

صحیح بخاری شریف میں زبیر بن عدیؒ کی روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور ان سے مشکلات کی شکایت کی جو لوگوں کو حجاج بن یوسف (اس امت کے سب سے بڑے ظالم) کی طرف سے پیش آرہی تھیں' حضرت انس رضی اللہ نے فرمایا:

"صبر کرو! کیونکہ تم پر جو زمانہ بھی گزرے گا اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم (مرکر) اپنے رب سے ملاقات کرو' یہ بات میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔" (صحیح بخاری' ص ۱۰۴۷' ج ۲)

زمانے کے اس خیر و شر کے تقابل کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان خیر القرآن سے قرب و بعد ہے' زمانہ جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے دور ہوتا چلاجائے گا' خیرات و برکات اٹھتی جائیں گی' اور بد سے بدتر حالات پیش آتے جائیں گے' یہی وجہ ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرون ثلاثہ کو علی الترتیب خیر و برکت کے ساتھ مشرف ہونے کو مختلف طریقوں سے بیان فرمایا' ایک حدیث میں' جو بہت سے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے' ارشاد فرمایا:

خیر امتی قرنی' ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔ (مشکوٰۃ' ص ۵۵۳)

"میری امت میں سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے کے بعد ہوں گے' پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ لوگ جہاد پر جائیں گے تو کہیں گے کہ دیکھو تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ تلاش کرنے پر صحابیؓ مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک اور وقت آئے گا کہ لوگ جہاد پر جائیں گے تو کہیں گے کہ دیکھو! تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابیؓ کی صحبت اٹھائی ہو' تلاش کرنے پر ایسا شخص مل جائے گا' اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فتح نصیب فرمائیں گے' پھر ایک اور زمانہ آئے گا کہ لوگ جہاد کیلئے جائیں گے تو کہیں گے کہ دیکھو! تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے کی صحبت اٹھائی ہو' چنانچہ تلاش کرنے پر ایسا شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ (مشکوٰۃ' ص ۵۵۳)

قرون ثلاثہ کو جو خیر القرون قرار دیا گیا اور اس کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے قرب و بعد ہے۔

دور نبوی ﷺ سے بعد جوں جوں بڑھ رہا ہے' اسی نسبت سے ظلمت و تاریکی بڑھ رہی ہے اور نور ہدایت گھٹ رہا ہے' اور قلوب میں ایمان و یقین کا رنگ پھیکا پڑ رہا ہے' فتنوں کی یورش تیز ہورہی ہے' اور آفات و بلیات کی بارش شدت اختیار کررہی ہے' یہاں تک کہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کے قومی اداروں میں بھی اسلام اور اسلامی شعائر کے خلاف دھڑلے سے آواز بلند کی جانے لگی ہے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۳ر جون ۱۹۹۵ء کی خبر کے مطابق:

"پنجاب اسمبلی بجٹ پر بحث کے دوران لاہور سے پیپلز پارٹی کے رکن عبدالرشید بھٹی نے بجٹ سازی کے عمل' نئے بجٹ اور حکومتی کارکردگی کو تنقید کا نشانہ بنایا' تاہم پنجاب اور پنجابی کا مقدمہ پیش کرتے ہوئے وہ نازک شرعی مسائل میں دخل انداز ہوئے تو حزب اختلاف کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا' صاحبزادہ فضل کریم اور ڈاکٹر شفیق چوہدری کے علاوہ بزرگ رکن اسمبلی خانزادہ تاج محمد نے بھی اس پر شدید احتجاج کیا اور کہا کہ یہ باتیں کسی کافر کے منہ سے نکل سکتی ہیں کسی مسلمان سے ان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

عبدالرشید بھٹی نے پنجابی زبان میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب اور پنجابی کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ اہل پنجاب سے ان کی "ماں بولی" تک چھین لی گئی کہ اردو مسلط کردی گئی۔ جتنی بھی آسمانی کتابیں اتریں وہ سب ان قوموں کی اپنی زبانوں میں تھیں' لیکن ہم پر اردو کے علاوہ عربی بھی مسلط کردی گئی۔ جس کے نتیجے میں ہم مذہب سے دور ہوتے گئے۔ اگر ہم پانچ وقت کی اذان عربی کے بجائے اپنی زبانوں میں سنیں' نماز اپنی زبان میں ادا کریں تو ہمارے قول و فعل

میں تضاد نہ ہو۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو برسوں سے نماز پڑھ رہے ہیں لیکن کرپشن میں مصروف ہیں کیونکہ انہیں علم ہی نہیں کہ وہ نماز میں کیا پڑھتے ہیں۔"

"صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ فاضل رکن پنجاب اور پنجابی کا مقدمہ بڑے شوق سے پیش کریں لیکن اسلام کی مبادیات اور اعتقادات پر کلہاڑا نہ چلائیں۔

"خان زادہ تاج محمد نے اسپیکر کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا کہ آپ اسے (رشید بھٹی کو) بند کریں۔ یہ کیا باتیں کررہا ہے؟ اس طرح کی باتیں کافر کے منہ سے تو نکل سکتی ہیں' کسی مسلمان سے اس کی توقع نہیں ہوسکتی' اس معزز ایوان میں اس طرح کی باتیں کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔"

پنجاب اسمبلی میں پی پی پی کے ایک رکن کا اسلام اور اسلامی شعائر کے خلاف اس طرح زہر اگلنا' کیا صرف ایسی چیز ہے کہ اس پر اپوزیشن کے چند ارکان احتجاج کرلیں' اور بس؟ کیا ایسا دریدہ دھن شخص اس لائق ہے "سرکاری پارٹی کا معزز رکن اسمبلی" قرار دیا جائے؟ کیا اسلام' پاکستان میں اس قدر یتیم ہوچکا ہے کہ قومی اداروں میں دھڑلے سے اسلامی شعائر پر تنقید کی جائے' نہ حکومت کے کان پر جوں رینگے' نہ علماء کرام اس کے خلاف آواز بلند کریں اور نہ پاکستان کے مسلم عوام اس پر کوئی احتجاج کریں؟

اس شخص کا یہ کہنا کہ ہم پر عربی مسلط کردی گئی براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی پر طعن ہے' اور اس کا یہ کہنا کہ اذان اور نماز پنجابی میں ہونی چاہئے' اس امر کا اظہار ہے کہ یہ شخص محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ سکھا شاہی مزاج رکھتا ہے' یا کسی "پنجابی نبی" پر ایمان رکھتا ہے۔

بہر حال "پاکستان کا مطلب کیا' لا الہ الا اللہ" کا نعرہ بلند کرنے والوں کو کچھ تو شرم آنی چاہئے کہ آج پاکستان کے قومی اداروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جارہا ہے' اور وہ خاموشی سے اسے ہضم کررہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ نہ صرف فوری طور پر اس شخص کی رکنیت معطل کی جائے بلکہ اس کے خلاف توہین رسالت ﷺ کا مقدمہ دائر کرکے اسے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اسی نوعیت کی ایک اور دل آزار خبر ملاحظہ فرمایئے:

"کراچی (کامرس رپورٹر) اسلامی جمہوریہ پاکستان میں روپے کمانے کیلئے' صنعت کاروں نے دینی شعائر کا مذاق اڑانا شروع کردیا ہے۔ حال ہی میں ملک بھر میں خواتین کے شلوار اور قمیض کے سوٹ کیلئے مختلف رنگوں میں ایسی سوتی لان پرنٹ کرکے پھیلائی گئی ہے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی "محمد" جلی طور پر چھپا ہوا ہے' جس کی وجہ سے شہروں میں شدید غصہ اور ہیجان پیدا ہوگیا ہے اور لوگوں نے یہ پرنٹ تیار کرنے والوں کے خلاف فوری اور موثر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔" (روزنامہ نوائے وقت کراچی۔ ۷ر جولائی ۱۹۹۵ء)

اسی کے ساتھ یہ خبر بھی پڑھئے

"لاہور (اپنے نامہ نگار سے) کپڑوں پر اللہ اور رسولؐ کے ناموں کے بارے میں پنجاب اسمبلی میں جے یو پی (نیازی گروپ) کے رکن صاحبزادہ فضل کریم کی تحریک التواء پر بنائی گئی کمیٹی کا اجلاس پنجاب اسمبلی میں ہوا جس میں صوبائی وزیر قانون چوہدری محمد فاروق' چیف سیکریٹری پنجاب جاوید قریشی' آئی جی پنجاب' سیکریٹری داخلہ' پیر سید عارف حسین شاہ بخاری محرک صاحبزادہ فضل کریم اور وزارت قانون کے متعدد اعلیٰ افسروں نے شرکت کی۔ چیف سیکریٹری نے اجلاس کو بتایا کہ انہوں نے کپڑوں پر اللہ اور رسولؐ کے نام لکھنے کے بارے میں ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ طلب کرلی ہے' اور ایسے تمام کپڑوں کے نمونے حاصل کرلئے ہیں جن پر مقدس نام درج ہیں۔ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا یہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے اس کی انکوائری کسی ایماندار افسر سے کرائی جائے اور مجرم خواہ کتنے ہی بااثر ہوں سزا دی جائے۔" (روزنامہ جنگ لاہور' ۷ر جولائی ۱۹۹۵)

اس ایک ہفتے میں طلب کی گئی رپورٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس کمیٹی کو کیا معلومات مہیا ہوئیں۔ اگر یہ کپڑا اندرون ملک تیار کیا جاتا ہے تو خدا اور رسول کے ناموں اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کا ذمہ دار کون ہے؟ گورنمنٹ نے ان کے خلاف کیا اقدام کیا ہے؟ اور اگر یہ کپڑا باہر سے لایا گیا ہے تو درآمد کنندگان کون ہیں؟ اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟۔

دشمنان اسلام' اہل اسلام کی دل آزاری کیلئے وقتاً فوقتاً مقدس ناموں کی بے حرمتی کرکے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں یہ خبر ملی تھی کہ ایک غیر ملکی کمپنی نے پاؤں میں پہننے کی ایسی چپل تیار کی جس کے تلوے میں اللہ تعالیٰ کا پاک نام لکھا ہوا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ عیار شیاطین ان مقدس ناموں کی بے حرمتی کے لئے شلوار اور جوتے کا انتخاب کرتے ہیں' اور ان پاک ناموں کو ایسے انداز میں چھاپتے ہیں کہ عام آدمی اس کو جلدی میں پڑھ ہی نہ سکے۔

بہر حال مسلمانوں کو ایسے معاملات میں بے حسی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ارباب اقتدار کا فرض ہے کہ اسمائے مقدسہ کی حرمت پامال کرنے والے موذیوں کے خلاف فوری اور موثر کارروائی کریں اور انہیں قرار واقعی سزا دیں۔ پنجاب کے دیندار سیاست دانوں اور علمائے کرام سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب کی کارروائی پر کڑی نظر رکھیں۔ حق تعالیٰ ملک کو بے ادبی کے وبال سے محفوظ رکھیں۔

معاشرتی برائیاں اور اُن کا سدّباب

علما کا کردار

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

دنیا کی یہ خصوصیت تو ہمیشہ سے سنتے آئے ہیں کہ یہ پریشانیوں کا گہوارہ ہے' مصائب و آلام کا گھر ہے اور افکار و حوادث کی آماجگاہ ہے۔ مگر نئے زمانے کے نئے تقاضوں نے جن آفتوں کو جنم دیا (اور جن میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے) ان کی مثال شاید کسی پہلے زمانے میں ڈھونڈنا عبث ہے۔ اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ابھی کیا کیا نقشے پیش آنے والے ہیں۔

صحیح بخاری میں زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک صحابیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجاج کی چیرہ دستیوں کی شکایت کی تو فرمایا:۔ اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم۔ سمعتہ من نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ (مشکوٰۃ ص ۴۶۲)

ترجمہ:۔ "صبر کرو! کیونکہ تم پر جو زمانہ بھی آئے گا اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو' یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔"

دنیا میں پیش آنے والی آفات کی بظاہر دو قسمیں ہیں۔ بعض تو وہ ہیں جن کے اسباب اختیاری ہیں۔ اور بعض بظاہر انسانی قدرت اور اختیار سے خارج ہیں۔ اور اگر وقت نظر سے جائزہ لیا جائے تو بیشتر آفات و مصائب جو غیر اختیاری نظر آتے ہیں وہ در حقیقت ہماری ہی بد عملیوں کی سزا ہوا کرتی ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر (الشوریٰ ۳۰)

ترجمہ:۔ اور جو پڑے تم پر کوئی سختی سو وہ بدلہ ہے اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے' اور معاف کرتا ہے بہت سے گناہ۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اس زمانے میں بہت سی آفات تو ہم نے اپنے اوپر باختیار خود لاد رکھی ہیں۔ اور جن آفتوں کا نزول ہماری بد عملیوں کی بدولت ہو رہا ہے ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔

حق تعالیٰ کے یہاں قانون یہ ہے کہ جیسا جرم ہو سزا اس کے مناسب دی جاتی ہے۔ جرم خفیہ ہو تو سزا بھی خفیہ' اور جرم اعلانیہ ہو تو سزا بھی اعلانیہ۔ جرم انفرادی ہو تو سزا بھی انفرادی۔ اور جرم اجتماعی ہو تو سزا بھی اجتماعی رنگ میں دی جاتی ہے۔ آج جو سزائیں پورے اجتماع و معاشرے کو بلکہ کہنا چاہئے کہ کم و بیش پوری دنیا کو مل رہی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے امیر' کیا غریب' کیا مرد کیا عورت' کیا چھوٹے کیا بڑے' کیا اچھے اور کیا برے سبھی پریشان و فریاد کناں ہیں' یہ سب ہمارے اجتماعی گناہوں کا ثمرہ ہیں۔ جب فسق و فجور اعلانیہ ہو رہا ہو' جب خدا تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدوں کو کھلے بندوں توڑا جانے لگے۔ جب خدا اور رسول کی شان میں بے ادبیاں عام طور سے گلی کوچوں میں ہونے لگیں۔ اور جب شر کے شرارے چاروں طرف پھیل جائیں اور کوئی ان کی روک تھام کرنے والا نہ ہو تو خدا کا اٹل قانون حرکت میں آتا ہے اور مجرموں کے ساتھ نیک لوگوں کو بھی آفات اور فتنوں کی چکی میں پیس دیا جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ امہات المومنینؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک موقع پر دریافت کیا تھا: انہلک وفینا الصالحون۔" کیا ہم ایسی حالت میں ہلاک کردیئے جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں؟" جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: "نعم اذا کثر الخبث" "جی ہاں! جب برائی اور خباثت کی کثرت ہو جائے تو یہی ہوگا۔"

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یا تو تمہیں بھلائی کا حکم کرنا ہوگا' اور برائی سے باز رکھنا ہوگا۔ ورنہ بہت جلد اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب مسلط کردیں گے۔ پھر تم دعائیں کروگے تو تمہاری دعائیں بھی نہیں سنی جائیں گی۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "لوگ جب برائی کو پھیلتا ہوا دیکھیں اور قدرت کے باوجود اسے بدلنے اور مٹانے کی کوشش نہ کریں تو جلد اللہ تعالیٰ ان کو عذاب عام کی لپیٹ میں لے لیں گے۔" (مشکوٰۃ ص ۴۳۶)

اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن سے اہل علم واقف ہیں

--------☆--------

ایک طرف ان اشارات نبوت کو رکھیں اور دوسری طرف خود اپنا اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں۔ وہ کون سی برائی ہے جو اس وقت وبائے عام کی طرح پھیلتی نظر نہیں آتی۔ اور کتنے لوگ ہیں جو برائیوں کے مٹانے کے لئے کمربستہ ہیں؟ دوسری برائیاں تو اپنی جگہ رہیں' ہماری آنکھوں کے سامنے لوگ مرتد ہورہے ہیں اور قریب قریب وہ نقشہ بن رہا ہے جس کی اطلاع آنحضرت ﷺ نے اس ارشاد میں دی تھی۔

بادروا بالاعمال فتنا" کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا" ویمسی کافرا" و یمسی مومنا ویصبح کافرا" یبیع دینہ بعوض من الدنیا۔
(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۴۶۲)

ان فتنوں سے پہلے اعمال کی طرف سبقت کرو' جو سیاہ رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے' آدمی صبح کو مومن اٹھے گا' شام کو کافر ہوگا۔ شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر اٹھے گا۔ وہ دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھرے گا۔

لیکن ان تمام روح فرسا حالات کو دیکھنے کے بعد بھی دیندار حضرات میں کوئی حس و حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ اپنے جہل و حماقت کی وجہ سے دین و ایمان سے محروم ہورہے ہیں ان کے بچانے کیلئے کوئی فکر مند نظر نہیں آتا۔ اور یہ دردناک صورت حال پوری قوم پر عذاب الٰہی کو دعوت دے رہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں بستی کو اس کے مکینوں سمیت الٹ دو' انہوں نے عرض کیا' بار الٰہا! وہاں تیرا فلاں بندہ بھی رہتا ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی مدت میں بھی کبھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ حکم ہوا کہ اس کے سمیت اس بستی کو الٹ دو' اس لئے کہ اس کی پیشانی پر میری خاطر کبھی شکن نہیں پڑی۔ (مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

اس وقت ہمارا روئے سخن ان لوگوں کی طرف نہیں جو خود جرائم میں مبتلا ہیں۔ بلکہ ان نیک پاک اور مقدس حضرات کی طرف ہے جو حاجی نمازی اور دیندار کہلاتے ہیں مگر انہیں اپنے انفرادی اعمال کے بعد شر اور برائی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوئی فکر نہیں۔ ان کے پڑوس میں لوگ بے نمازی مرتے ہیں تو مرتے رہیں' بے کلمہ مرتے رہیں تو مرا کریں۔ مرتد ہوتے ہیں تو ہوا کریں' اعلانیہ فسق و فجور میں مبتلا ہیں تو ہوتے رہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر کسی کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

بالخصوص حضرات علماء کرام سے گزارش کرتا ہے جو امانت نبوت کے حامل ہیں۔ اور امت کی اصلاح' معروف کے پھیلانے اور منکرات کے مٹانے کی ذمہ داری جن پر بطور خاص عائد کی گئی ہے۔ وہ جس بستی میں' جس شہر میں' جس محلے میں رہتے ہیں' کیا انہوں نے خلق خدا کی راہنمائی اور دعوت الی اللہ کا کوئی ٹھوس نظام قائم کر رکھا ہے؟ کیا ان کی ساری توانائیاں اور ان کی ساری صلاحیتیں باطل کو مٹانے اور برائی کا قلع قمع کرنے میں خرچ ہورہی ہیں؟ کیا انہوں نے گھر گھر جاکر اور ایک ایک کو بلاکر موعظت و نصیحت اور خیر خواہی کے سارے اسلوب آزما دیکھے ہیں؟ کوئی شک نہیں کہ مسجدوں میں بھی کچھ لوگ آجاتے ہیں۔ بلاشبہ دینی معاہد کام کررہے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ مسجدوں میں بھی کچھ لوگ آجاتے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ جلسوں' کانفرنسوں' خطبوں' مجلسوں اور وعظوں کی شکل میں بھی دین کی تھوڑی بہت باتیں کانوں میں ڈالی جارہی ہیں مگر شر کا سیلاب جس رفتار سے بڑھ رہا ہے۔ بدی کی قوتیں جس عزم و ہمت اور منصوبہ بندی کے ساتھ اپنی دعوت منظم شکل میں پھیلا رہی ہیں۔ اور شیطان نے خلق خدا کو بہکانے کے لئے جس طرح قدم قدم پر اپنے جال پھیلا رکھے ہیں۔ اہل خیر و صلاح کی کوششیں (اگر ان کوششوں کا نام دینا صحیح ہو) اس سطح کی تو کیا ہوتیں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔

اور پھر جو کچھ ہے وہ بھی خاص اسی حلقے کے لئے ہے جو دین کی طلب اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جو خود طالب بن کر دین کا کوئی مسئلہ معلوم کرنے کیلئے آتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے قوم کو "سقوط اشتہا" کا مرض لاحق ہے۔ اس کے اندر دین کی طلب اور پیاس ہی باقی نہیں رہی۔ ایک تندرست شخص کیلئے آپ نے خورد و نوش کا سارا سامان مہیا کردیا۔ اسے جب بھوک پیاس ستائے گی وہ از خود غذا کیلئے بے قرار ہوگا۔ لیکن جس مریض کی اشتہاء ساقط ہوچکی ہو اور اسے غذا کی رغبت کی بجائے اس سے نفرت ہوگئی ہو اس کے لئے اچھے سے اچھے کھانوں کا اہتمام بے سود ہے۔ اس کی خیر خواہی یہی ہوسکتی ہے کہ اس کی اشتہا بحال کرنے کی تدبیر کی جائے۔ اسے کسی معالج کے پاس لے جائیں۔ اور اگر اس کا وہاں جانا ممکن نہ ہو تو معالج کو گھر پر بلا لائیں' تبدیلی آب و ہوا کی ضرورت ہو تو اس کا ماحول بدلیں۔ اور جب اس کی اشتہا عود کر آئے تو اسے مناسب غذائیں دینا شروع کریں۔ ٹھیک یہی حالت اس وقت مسلمان معاشرے کی ہے۔

اس کے ذہن و تصور پر مادیت اور شیطانی ماحول کا اس قدر تسلط ہے کہ دین کی رغبت و اشتہا کالعدم ہے۔ دینی مراکز موجود ہیں۔ اس کی تعلیم و تربیت کا پورا سامان مہیا ہے۔ مگر اسے دین ہی سے نفرت و بیزاری ہو چکی ہے۔ اور مرض نے بڑھتے بڑھتے خوفناک شکل اختیار کر لی ہے۔ ایسی حالت میں ناخدایان ملت کا فرض یہ ہے کہ مسلمانوں میں دین کی طلب و اشتہا پیدا کرنے کی تدبیر کی جائے' اور جس طرح ایک وبائی مرض پر قابو پانے کیلئے تمام ممکنہ تدابیر بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے پوری قوم فکر مند ہوتی ہے اسی طرح موجودہ صورت حال کی اصلاح کے لئے ملت کے ایک ایک فرد کو فکر مند ہونے اور خدا کے بندوں کو اس سیلاب وبا سے بچانے کے لئے فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔

ہماری موجودہ کوششیں پیاسے کو سیراب کرنے کیلئے تو کافی ہیں۔ مگر جو مسکین پیاس ہی سے محروم ہو چکے ہیں ان کیلئے نہ مساجد کی اہمیت ہے' نہ مدارس کی' نہ علم کی نہ علماء کی' نہ دین کی' نہ دینداروں کی۔۔۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ معاشرے پر برائی کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے' اور بڑے بڑے جری اور حق گو حضرات بھی پاشکستہ ہو کر "سکوت مصلحت آمیز" میں عافیت سمجھتے ہیں' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ والد بزرگوار اگر عالم و فاضل حاجی نمازی اور تہجد گزار تھے تو اولاد کٹر بے دین' ملحد اور عقل و شرافت تک سے عاری ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ بہت سی برائیوں کی نفرت ہی دل سے نکل گئی ہے۔ کل جو کام شہدوں اور لچوں لفنگوں کے سمجھے جاتے تھے۔ اور جنہیں معاشرہ بے حد نفرت کی نظر سے دیکھتا تھا (بلکہ کہنا چاہئے کہ دیکھ نہیں سکتا تھا) آج وہ شرفاء کے گھروں میں' دیندار' حاجی نمازیوں کے گھروں میں بغیر کسی روک ٹوک کے ہو رہے ہیں۔ خصوصاً" عورتوں کی بے حجابی اور ریڈیو' فلم اور ٹی وی کے فتنوں نے عقل و شرافت کی ساری قدروں کو پامال کر ڈالا ہے۔

بعض لوگوں کے کان میں شیطان نے یہ پھونک دیا کہ "میاں! آج برائی کی اصلاح ممکن نہیں' زمانہ برا آگیا ہے۔ تم لاکھ کہو کون کسی کی سنتا ہے' بس تم اپنے کام سے کام رکھو۔" اس القائے شیطانی کا اثر ہے کہ باطل اور شر نئے حوصلے' نئے عزم اور نئے ولولے کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے' مگر حق کے حاملین میدان وفا سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں اگر فسق و فجور کی پیش قدمی اور شر و باطل کی یلغار اسی طرح رہی۔ اور داعیان حق ایک ایک کر کے گوشہ عافیت میں پناہ لیتے رہے تو نوشتہ دیوار سامنے ہے۔

ان للہ وانا الیہ راجعون۔

===========

ان تمام گزارشات کا مدعا یہ ہے کہ خیر و صلاح کے تمام حاملین اور بالخصوص علمائے امت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس آفت زدہ معاشرہ کو خدا کے غضب سے بچانے کے لئے آگے بڑھیں۔ جب پورے محلے اور بستی میں آگ پھیل جائے تو اس کا بجھانا ہر اس شخص پر فرض ہو جاتا ہے جس میں اس کی ذرا بھی صلاحیت اور ہمت ہو۔ جب کسی شہر اور بستی پر غنیم حملہ آور ہو جائے اس وقت میدان جہاد میں کود جانا ہر شخص پر فرض عین ہے۔ جسے فقہ کی زبان میں "نفیر عام" کہتے ہیں۔ آج اسلامی معاشرہ فسق و فجور اور کفر و الحاد کی آگ میں جل رہا ہے۔ اور اس آگ کے شرارے گلی گلی اور کوچے کوچے پھیل رہے ہیں۔ آج اسلامی معاشرہ پر شر و باطل اور فسق و فجور کا غنیم حملہ آور ہے۔ اور وہ تابڑ توڑ حملوں سے اسلامی عقائد' اسلامی اعمال' اسلامی اخلاق اور اسلامی معاشرت کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلا ہوا ہے آج ہر اس شخص پر' جو ذرا بھی مالی' بدنی' لسانی طاقت رکھتا ہو۔ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس آگ کو بجھانے اور اس غنیم کا منہ توڑنے کے لئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائے۔ اب بے فکری' عافیت کوشی اور ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

ع "ورنہ دیکھنا ساحل پہ سارے ڈوب جائیں گے"

(بشکریہ ماہنامہ بینات ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ)

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون کوڈ نمبر (041) 690800 690801
پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے * گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے، نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، بکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف و ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن
نسوانی حسن * مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے دیسی ہومیو علاج
ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد 38900

وادیٔ نیل سے ابھرتا ہوا

جنسی سیلاب

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی ایم اے ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی

افر نگیت‘ بر ہمنیت‘ اشتمالیت‘ لادینیت‘ عیسائیت اور دیگر طاغوتی طاقتیں اسلام کے در پے ہیں اور امت مسلمہ کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ اخوت‘ بے مثال ربط و ضبط‘ ایثار اور قربانی کے جذبے مجروح ہو رہے ہیں۔ داغ ہائے غم چراغ سینہ کتنے ہیں۔ بوسنیا‘ لبنان‘ کشمیر اور افغانستان وغیرہ میں مسلمانوں کا لہو کتنا ارزاں ہے۔ اسلام کا پیغام لے کر کئی قافلے دنیا کے کونے کونے میں پھیلے۔ کبھی بحر اوقیانوس کے صنوبر کے درختوں میں ڈھکے ہوئے ساحلوں تک پہنچے‘ کبھی بحر آرکٹک کی برفانی چٹانوں تک پہنچے‘ کبھی انہوں نے ٹنڈرا میں طویل قطبی راتیں گزاریں‘ کبھی فلپائن کے اناس کے جنگلوں میں راتیں گزاریں‘ کبھی نیم ریگستانی اور کوہستانی منطقوں کی طرف گئے‘ کبھی کریملن کی دندانے دار بھوری سی سرخ دیواروں سے ٹکرائے تو کبھی ماسکو کے لال چوک تک پیغام حق پہنچایا۔ قاہرہ یورپ اور افریقہ کا وہ سنگم تھا جو اسلامی تعلیمات کا قدیم مرکز رہا۔ ایک طرف اب بھی وہاں الازہر تہذیب حجاز کا گہوارہ اور تعلیمات لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم مرکز ہے اور ایک طرف قاہرہ عالم عرب کا وہ شہر ہے جو اخلاقی بے راہ روی کی انتہا کو چھو رہا ہے۔ ویسے تو تمام عالم اسلام مغرب کی ثقافتی یلغار میں جکڑا ہوا ہے۔ اب شکست و ریخت کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ صنم کدہ بھی ہے اور نشاط کدہ بھی۔ وہ مصر جہاں سے قصیدہ بردہ شریف کے خالق علامہ بوصیری“ کے دل سے ایک پر کیف صدا نکلی تھی جو آج بھی گونج رہی ہے وہ مصر جہاں عبدالقادر عودہ شہید جیسے عظیم جج پیدا ہوئے‘ وہ مصر جہاں سے ڈاکٹر بہت سے ماہر تعلیم اور ادیب پیدا ہوئے‘ وہ مصر جو یوسف“ کی کمال عصمت و عفت‘ غایت نزاہت اور پیغمبرانہ عصمت کا اقبال ثبوت پیش کرتا ہے‘ وہ مصر جو پیکر رعنا‘ حسن معصوم اور ماہ کنعاں کے رخ زیبا کا نکھار بھی ہے اور کنعانی غلام کے ہاتھوں رسوا ہونے والی زلیخا کے دل کے زخموں کی منہ بولتی تصویر بھی ہے‘ آج وہی مصر اہل مغرب کی زبردست اور تباہ کن ثقافتی یلغار میں ہے۔ یہ صورت حال عالم اسلام کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے!

پاک ہے گرد وطن سے سر داماں ترا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر کنعاں ترا

(علامہ اقبال)

وہ مصر جو حسن و رعنائی کے حسین و جمیل پیکر کا گواہ تھا‘ وہ مصر جو پیغمبرانہ عصمت کا مرقع تھا‘ آج وہی مصر جہاں سے اسلام کے عہد شباب کی نوا سنی جاتی تھی‘ یورپ کے لئے تفریح کا ساماں بنا ہوا ہے۔ وہ مصر جہاں نیل کی خونی موجوں کو سرزمین حجاز سے عمرؓ جیسے درویش منش حکمران اور خلیفہ وقت جس کی قمیص پر دس دس پیوند لگے ہوئے تھے‘ کا پیغام ملا تھا تو اس نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی طغیانی موجوں کو سمیٹ لیا تھا‘ آج اسی نیل کے ساحل پر‘ اسی وادی گل میں‘ اسی دریا کے لب پر سرخ پوش مہوشیں مئے گلرنگ کے نشے میں مدہوش نظر آتی ہیں۔ یہ جمال ہوشربا‘ یہ شفق کی لالی اور ساحل نیل سے فحاشی کا امڈتا ہوا سیلاب عالم اسلام کی بدبختی اور اخلاقی اضمحلال کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ قاہرہ جس کے ذرے ذرے میں لہو اسلاف رچا ہوا تھا اب وہ اخلاق کا مرقد و مدفن بنا ہوا ہے۔ افسوس اب وہ قافلہ نہیں جس میں ابراہیم بن ادہم تھے‘ ابوبکر شبلی معروف کرخی تھے اور ایسے پاکیزہ اخلاق والے بزرگ تھے جن کے رعب سے عرب و عجم لرزتے تھے۔

خود ہے زندہ تو دریا ہے بیکرانہ ترا
ترے فراق میں مضطر ہے موج نیل و فرات

اقوام متحدہ ”آبادی اور ترقی“ کے پروگرام پر ۳۴ بلین ڈالر کی خطیر رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ منصوبہ عالمی اداروں میں منصوبہ بندی کے یہودی ماہرین نے تیار کیا ہے۔ اس پروگرام کے نمایاں خدوخال حسب ذیل ہیں:

۱۔ پرائمری اسکولوں میں جنسی تعلیم کو عام کرنا‘ ہر ملک کے لئے یہ پابندی ہوگی کہ وہ موصولہ گرانٹ کے برابر اپنے وسائل بھی اس پروگرام کے لئے خرچ کرے۔

۲۔ کنڈوم (مانع حمل اشیاء) کو جائز قرار دینا۔ اس کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا اور دیگر ممالک میں اس کے استعمال کی ترویج پر زور دینا۔

۳۔ اسقاط حمل کے مختلف طریقوں کی تعلیم مختلف ممالک میں دینا۔

۴۔ ہم جنس پرستی کے فوائد کی مختلف ممالک میں تشہیر کرنا۔ وغیرہ وغیرہ

۵۔ معاشرے میں عورت کیلئے مساوی مواقع فراہم کرنا۔

۵ سے ۱۳ ستمبر ۱۹۹۴ء تک ہونے والی کانفرنس ’’آبادی اور ترقی‘‘ قاہرہ میں ہوئی۔ اس بین الاقوامی کانفرنس کا ۱۱۳ صفحات پر مشتمل تجاویز کا خلاصہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد کیا تھا۔ ہر ذی شعور‘ اہل دانش و فکر اور ہر عالم دین اس کے پس منظر کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ یہ منصوبہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنی سازش تھی۔ اس کے پس پردہ مقاصد واضح ہیں:

مقاصد

۱۔ مغرب تو پہلے ہی اسفل السافلین کی تصویر پیش کر رہا ہے وہ تو پہلے ہی ارذل ترین سطح پر اتر آیا ہے۔ یہ پروگرام انسانی اور اسلامی اخلاقی قدروں کو تہہ و بالا کرنے کا پروگرام ہے۔ جب عفت و حیا کا نظام نہ رہے‘ جب اخلاقی قدریں پامال ہوجائیں۔ جب معاشرہ حیوانیت کی منہ بولتی تصویر بن جائے‘ جب خاندانی نظام تار تار ہوجائے۔ جب معاشرے سے شرم و حیا اٹھ گئی۔ جب اسلامی کلچر اور تہذیب کا رشتہ ٹوٹ جائے‘ جب مادر پدر جنسی آزادی ملے تو پھر معاشرے میں کیا اچھائی رہے گی۔

۲۔ اس پروگرام سے جنسی انارکی پھیلے گی۔ یہ پروگرام نیو ورلڈ آرڈر کا ایک شاخسانہ ہے جس سے جنسی انقلاب کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔

۳۔ معاشرے میں عورت کے لئے مساوی مواقع سے انارکی پھیلے گی۔ عورت پر جائز پابندیاں مستحسن ہیں۔ وگرنہ معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً جنسی بے راہ روی پر پابندی معاشرے میں طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے۔

۴۔ اس ناپاک پروگرام سے مسلمانوں کی نسلیں تباہ ہوں گی۔ اہل مغرب کا مدعا بھی یہی ہے کہ نصاریٰ اور ہندو اسلحے کے زور سے بوسنیا‘ فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں کی تو نسل کشی نہیں کرسکے۔ اس انقلاب سے ان کی نسلیں تباہ کی جائیں۔

۵۔ یہ منصوبہ مسلمانوں کے عائلی نظام پر آخری وار ہوگا۔

ویٹی کان سے پوپ نے بھی اس پروگرام کی مذمت کی تھی کیونکہ مغرب عورت کو مساوی حقوق دینے کے نام پر تباہی کے کنارے پر پہنچ چکا ہے جس سے راہ فرار ممکن نہیں۔

فرانس کی ایک بدکار ادیبہ اپنے ناول ’’ژاک‘‘ میں لکھتی ہے کہ نکاح ایک انتہائی وحشیانہ طریقہ ہے۔ بدنام زمانہ بنگلہ دیشی ادیبہ تسلیمہ نسرین اپنی کتاب میں لکھتی ہے کہ قرآن میں نظرثانی کرکے اس میں عورتوں کے حقوق مردوں کے برابر قرار دیئے جائیں۔ وہ فری سیکس (جنسی بے راہ روی) کی قائل ہے۔ لندن میں دوشیزاؤں کی انجمنیں ہیں جو عہد کرتی ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گی۔ ان کے نزدیک یہ ایک جمہوری طریقہ ہے جس پر وہ عمل کرتی ہیں۔ ایک سروے کے مطابق فرانس کے سپاہی بھی جنسی امراض خبیثہ میں گرفتار رہے ہیں۔ صدر کلنٹن کی کوشش کے باوجود امریکی فوج میں ہم جنس پرستوں کو بھرتی کی اجازت آرمی چیف جنرل پاول نے نہیں دی۔ برطانیہ کے ماہر اقتصادیات مالتھس نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ شادی میں تاخیر کی جائے نیز نسل کشی کی جائے تاکہ افلاس کو روکا جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مانع حمل ادویات نے دنیا میں عیاشی‘ فحاشی‘ بدکاری اور جنسی بے راہ روی پھیلائی۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا فاضل مقالہ نگار لکھتا ہے کہ: ’’امریکہ کی ۹۰ فیصد آبادی اس طرح متاثر ہوئی۔ وہاں اوسط ہر سال دو لاکھ مریض آتشک اور دو لاکھ سوزاک میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔‘‘

یورپ میں لواطت کو قانونی تحفظ ملا۔ جرمنی کا ڈاکٹر ہرشفلیڈ لواطت کے حق میں چھ سال تک کوشاں رہا۔ اب جرمن پارلیمنٹ اور برطانوی قانون کے مطابق لواطت جائز ہے۔ یورپ میں ایڈز جیسی بیماری کا عفریت ان کے لئے عذاب الٰہی سے کم نہیں۔ فرانس کے ایک رکن سینٹ موسیو فردنان

اکابر علماء دیوبند‘ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے۔

سپاہ صحابہؓ‘ سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز‘ سٹکرز‘ کی رنگ‘ لٹریچر‘ دستور‘ منشور‘ ٹیلیفون انڈیکس‘ بال پوائنٹ‘ جھنڈے‘ عید کارڈ‘ لفافے‘ آئڈنٹی کارڈ کور‘ شیشہ سٹکر‘ ٹوپی بیج‘ سٹیل بیج‘ کاپی کور‘ لیٹر پیڈ‘ تصاویر مولانا حق نواز جھنگوی‘ ضیاء الرحمٰن فاروقی‘ اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس‘ پمفلٹ‘ اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی ڈائری‘ کیلنڈر‘ پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۹۷۴

دریفو نے قحبہ گری کے بے شمار مالی فائدے گنوائے تھے اور اسے تجارت کہا تھا۔ اس صنعت اور تجارت کے لئے مال خام کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ خام مال دس سال کی عمر کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔

کیا اقوام متحدہ اپنا شائع شدہ ڈیمو گرافک سالنامہ مطبوعہ ۱۹۵۹ء بھول گئی ہے جس کے مطابق مختلف ممالک میں حرامی بچوں کی تعداد حسب ذیل تھی۔
مغربی ممالک ۶۰ فیصد ۔ پاناما' ارجنٹائن ۷۰ فیصد۔ لاطینی امریکہ ۷۰ فیصد ۔ سے بھی زیادہ۔ مسلم ممالک ۰ فیصد ۔ مصر ایک فیصد سے بھی کم۔ اقوام متحدہ کے جواب اور تحقیق کے مطابق اسلام کے قانون تعدد زوجیت کی وجہ سے حرامی بچوں کی نسبت صفر کے برابر ہے۔ اسلام نے عورت کو ووٹ کا حق اس وقت جب دیا جب دنیا اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ برازیل میں ۱۹۳۲ء میں عورت کو ووٹ کا حق ملا۔ امریکہ میں یہ حق اسے ۱۹۲۰ء میں ملا۔ جرمنی میں یہ حق اسے ۱۹۹۴ء میں ملا جب کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت عثمانؓ کے انتخاب میں مدینہ کی عورتوں سے مشورہ لیا تھا جو ووٹ کی ایک قدیم شکل تھی۔

عورت کو ۱۴۰۰ سال پہلے جائیداد کا حق ملا جب کہ یہ حق برطانیہ جیسے مہذب ملک میں اسے ۱۸۸۲ء میں ملا عورت اسلام کی رو سے تاجر بن سکتی ہے۔ چادر اور چار دیواری اس کے معاش میں حائل نہیں ہوتی۔

اسلام اسے اعلیٰ خاندانی نظام عطا کرتا ہے جس میں عفت و حیا ہے۔ چند پابندیاں ضرور ہیں۔ مثلاً" فتنہ عریانی سے پرہیز ضرور ہے۔ اس کا مقصد عائلی نظام کو مستحکم کرنا ہے اسقاط حمل انسانی قتل ہے۔ برطانیہ میں بھی اسقاط حمل انسانی قتل شمار ہوتا ہے۔ امریکہ کی بھی کئی ریاستوں میں اسقاط حمل کو انسانی قتل گردانا جاتا ہے۔

اسلام پسند قوتوں کو اس قسم کی جنسی انار کی اخلاقی بے راہ روی اور نام نہاد لبرل ازم کے خلاف ایک مضبوط چٹان بن کر کھڑا ہونا ہو گا۔ علماء دین اور اسلام کے مفکرین تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے وارث ہیں۔ انہیں اس قسم کی مذموم سازشوں کے خلاف آہنی دیوار بن کر کھڑا ہونا گا۔ اہل فکر و دانش جو دینی سوچ رکھتے ہیں۔ انہیں اپنی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہو گی۔

مصر اسلامی تعلیمات کا مرکز و محور ہے۔ قاہرہ اسلامی تعلیمات کی قدیم یونیورسٹی ہے۔ یہاں سے اسلامی اخلاق قدریں منعکس ہوں نہ کہ جنسی انقلاب کا سیلاب تند و تیز امڈ آئے!
(بشکریہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک)

OO

افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت

از حضرت مولانا فضل محمد صاحب

دینی مدارس میں عیدالاضحیٰ کی چھٹیاں ہو چکی تھیں۔ ۱۳؍ ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۳؍ مئی ۱۹۹۵ء کو بندہ نے اپنے احباب کے ہمراہ افغانستان کے مشہور شہر قندھار جانے کا فیصلہ کیا تاکہ طالبان اور ان کی شرعی حکومت کا خود اپنی آنکھوں سے نظارہ کیا جاسکے۔ کیونکہ سننے اور دیکھنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ قندھار افغانستان کے ان بڑے شہروں میں سے ایک ہے جن کو چند ماہ قبل اسلامی تحریک طالبان نے فتح کیا ہے اور پھر اس میں مکمل اسلامی قوانین نافذ کر دیئے ہیں۔ یوں تو طالبان کے ہاتھ میں اس وقت گیارہ صوبے ہیں جو رقبہ کے لحاظ سے نصف افغانستان کے برابر ہیں اور جس میں مکمل شریعت نافذ ہے لیکن میں نے قندھار اور اس کے اطراف میں جو کچھ دیکھا اسی کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

ہم ۴۵ ساتھی بذریعہ بس ۱۳؍ مئی ۱۹۹۵ء کو کراچی سے کوئٹہ روانہ ہوئے۔ صبح ۹؍ بجے کے قریب ہم کوئٹہ میں طالبان کے ایک وسیع اور کھلے دفتر میں جا اترے وہاں کے احباب سے علیک سلیک ہوئی اور پھر چائے نوشی کے بعد ایک اور بس کے ذریعہ سے ہم چمن پہنچے کھانا کھانے اور نماز ظہر کے بعد ہم وہاں سے آگے بڑھے اور کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم ایک ایسی سرزمین پر پہنچ گئے جہاں اللہ تعالیٰ کا نظام بلند اور کفر و شیطان کا نظام سرنگوں تھا پھاٹک سے چند قدم آگے بڑھ کر گاڑی نے انگریزی طرز رفتار کو ترک کر کے سیدھے ہاتھ پر چلنا شروع کر دیا اور کچھ دیر بعد ہم "بولدک" کی طالبان چھاؤنی میں اتر گئے یہاں کے امیر مسئول ملا خیر اللہ تھے ان سے باہمی دلچسپی کی باتیں ہوئیں جس میں ہم نے ان کو نہایت متوازن سنجیدہ اور معاملہ فہم انسان پایا۔ وہیں پر خوست اور گردیز کے والی گورنر ملا احسان اللہ سے بھی ملاقات ہوئی جو ایک جید عالم دین اور نہایت ہوشیار انسان ہیں جنہوں نے نہایت جامع انداز سے طالبان تحریک کا تعارف کرایا اور طلباء کو اس کی اہمیت سمجھائی۔

ہم نے بولدک ہی میں کھلے آسمان تلے ایک میدان میں کمبل اوڑھ کر ٹھنڈی اور خوشگوار رات گزاری جس میں امن و امان بھی تھا اور ماحول میں ایمان بھی تھا۔ "بولدک" میں ایک جیل خانہ بھی ہے ہم نے اسے بھی دیکھا جہاں کچھ مجرم قید تھے وہ ایک کھلے مکان کی چار دیواری میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے مکان کی چھت سے ان سے گفتگو کی' ان قیدیوں میں زیادہ تر وہ جنگی قیدی تھے جو ہرات کی لڑائی میں پکڑے گئے تھے یہ لوگ فارسی زبان بولتے تھے اور ان کی شکل و شباہت سے بے دینی کا تاثر ملتا تھا' طالبان نے ان کو جیل میں کلمہ طیبہ سکھایا اور نماز سکھا کر پڑھوائی اور ان کے لئے ایک معلم مقرر کر کے ان کو اسلامی شعائر کا پابند بنایا چنانچہ ان کی چھوٹی چھوٹی ڈاڑھیاں اگ آئی تھیں کیونکہ وہاں ڈاڑھی منڈوانا ممنوع ہے۔

"بولدک" میں ضرورت کے تحت ہمارے اکثر ساتھی مختلف کاموں پر سرکاری طور پر مامور ہو گئے اور میں اپنے چند رفقاء کے ساتھ قندھار کیلئے روانہ ہوا راستے میں دینی مدارس کے طالبان نے چیک پوسٹوں پر گاڑی کی تلاشی لی نہایت پیار و محبت سے پیش آئے بعض پیاسے مسافروں کو پانی بھی پلایا لیکن قواعد و قوانین کا پورا لحاظ رکھا گانے باجے چونکہ ممنوع ہیں لہٰذا اگر کسی کے پاس نغموں کی کیسٹیں ملیں تو انہیں وہیں ضائع کر دیا۔

ہم جب قندھار پہنچے تو وہاں "ولایت" کے محل میں ٹھہر گئے اس جگہ اسمبلی ہال بھی ہے اور حکومتی سطح کے تمام معاملات کا اہتمام و انصرام بھی ہے اور اس کا انتظام بھی ہے یہاں القضاء العالی یعنی سپریم کورٹ کا محل بھی ہے اور باقی اہم دفاتر بھی ہیں گویا یہ پریذیڈنٹ ہاؤس ہے۔

جس جگہ جہاں اسمبلی ہال ہے وہاں غازی اسلام احمد شاہ ابدالیؒ کی بڑی پگڑی کے ساتھ بڑی تصویر دیوار پر نصب ہے لیکن طالبان نے اس پر ایسا کپڑا ڈالا ہے کہ تصویر نظر نہیں آتی اس لئے کہ طالبان کی اسلامی حکومت میں ذی روح کی تصویر پر پابندی ہے چنانچہ پورے قندھار شہر اور اس کے اطراف میں ہم نے کہیں بھی کسی جگہ کوئی ایسی تصویر نہیں دیکھی۔

اسمبلی ہال میں قالین پر عوام و خواص آرام کرنے کیلئے آتے جاتے ہیں چنانچہ ہم نے دوپہر کا قیلولہ وہیں پر کیا اپنا سامان ایک عام جگہ پر رکھا جس کے بارے میں ایک ساتھی نے تشویش کا اظہار کیا تو وہاں کے ایک طالب علم نے کہا کہ یہاں اب چور [illegible]

کا تصور نہیں ہے پرواہ مت کرو سامان جہاں بھی ہو محفوظ رہے گا اس کے بعد ہم "والی کوٹھی" یعنی گورنر ہاؤس روانہ ہوئے۔

ٹریفک کا نظام

ہم نے طالبان حکومت کے ٹریفک نظام کو بہت منظم پایا۔ کوئی شور و شغب نہیں کوئی بے قاعدگی نہیں، نہ کوئی بد نظمی ہے اور نہ ٹریفک جام ہونے کا کوئی مسئلہ ہے عجب تو یہ کہ رکشہ بھی ٹیکسی کی طرح خاموش سفر کرتا ہے ٹریفک پولیس کا ایک شریفانہ یونیفارم ہے اور وہ سب باشرع لوگ ہیں سب نمازی ہیں اور کوئی ڈاڑھی منڈا نہیں، وہاں کے ٹریفک قانون میں یہ بات نمایاں ہے کہ کوئی عورت گاڑی نہیں چلا سکتی، اور عورتیں سفر کے دوران گاڑی کی آخری سیٹوں پر جا کر باپردہ بیٹھتی ہیں اور مرد حضرات اگلی سیٹوں پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں کسی گاڑی میں کسی بھی قسم کا گانا بجانا ممنوع ہے جس میں قوالی بھی شامل ہے البتہ جہاد وغیرہ کی نظمیں اور تلاوت قرآن ہوتی ہے۔ بعض گاڑیوں کے بریک میں بسم اللہ سسٹم ہے جب بریک دیتا ہے تو بسم اللہ کی آواز آتی ہے اور دروازہ کھولتے وقت السلام علیکم کی آواز سنائی دیتی ہے ٹریفک چوراہوں پر نمایاں لکھا ہوتا ہے کہ "طالبان کی اسلامی حکومت کا نظام ٹریفک" اس کو دیکھ کر دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے ہم جب والی کی کوٹھی پہنچے تو وہاں کے احباب نے ہمیں خوش آمدید کہا اور مناسب مقام پر بٹھایا۔ والی کوٹھی بہت بڑا علاقہ ہے جس میں ایک ہزار مہمانوں کا بیک وقت انتظام موجود ہے طالبان حکومت میں یہاں عام طور پر وہ مہمان ٹھہرتے ہیں جو علماء، طلباء حضرات ہوں ہم جب وہاں پہنچے تو اس وقت گورنر ہاؤس میں افغانستان کے مختلف صوبوں سے بڑے بڑے علماء آئے ہوئے تھے جو ربانی حکومت کے خلاف طالبان کی حمایت میں اجلاس کر رہے تھے یاد رہے کہ افغانستان کے عام علماء کرام نے برہان الدین کی موجودہ حکومت کو غیر شرعی ہونے کا عام فتویٰ جاری کیا ہے چونکہ اس حکومت کے پاس اس وقت طاقت تنفیذ احکام نہیں ہے لہٰذا یہ شرعاً "معزول ہے علماء کرام کا اس وقت شہر قندھار میں خرقہ شریف کی جامع مسجد میں بڑا جلسہ عام بھی ہوا اس طرح ہمیں افغانستان کے مختلف علماء کرام سے ایک جگہ میں ملاقات کا موقع ملا۔

والی قندھار سے ملاقات

پھر میری ملاقات والی قندھار یعنی قندھار کے گورنر سے ہوئی یہ ایک باشرع متقی پرہیزگار اور نہایت متواضع طالب علم ہیں۔ ملاقات کے دوران ہم ایک ایسے کمرے میں بیٹھے جس میں ایک پھٹا پرانا بستر زمین پر بچھا ہوا تھا جس پر بیٹھنا عام حالات میں ناگوار معلوم ہوتا تھا گورنر جناب ملا حسن صاحب نے سب سے پہلے معذرت کی کہ میں مصروفیت کی وجہ سے جلدی ملاقات نہ کر سکا اور پھر خیریت معلوم کی، میں نے ان کے سامنے دو باتوں کو بطور نصیحت اور خیر خواہی پیش کر دیا۔

(۱) میں نے کہا کہ آپ حضرات سرکاری اسکولوں میں میٹرک تک باقاعدہ مکمل اسلامی علوم پڑھائیں اور اس دوران عصری تعلیم اور فنون کو تابع رکھیں تاکہ دس سال تک ایک مسلمان لڑکا اپنے دین و اسلام سے خوب واقف ہو جائے اور پھر اگلے مرحلہ میں وہ لڑکا عصری علوم و فنون پڑھ کر اپنی دنیوی تعلیم کی تکمیل کرے گا جب وہ لڑکا تعلیم سے فارغ ہو جائے گا تو وہ ایک طرف اگر مسٹر ڈاکٹر انجینئر ہو گا تو دوسری طرف وہ جید عالم دین بھی ہو گا اس طرح وہ ہر قسم کی دینی و دنیوی ذمہ داریوں کو بہتر طور پر سنبھال سکے گا چنانچہ سعودی عرب اور ایران میں اسی طرح نظام تعلیم رائج ہے اس بات کو گورنر صاحب نے بہت پسند کیا اور اس پر عمل کا وعدہ کیا، یاد رہے کہ اس وقت تک طالبان نے اسکول کالج اس لئے نہیں کھولے ہیں کہ یہ سوال زیر غور ہے کہ آیا مروج عصری تعلیم لڑکوں کیلئے جائز بھی ہے یا نہیں؟

(۲) میں نے دوسری بات یہ کی کہ چونکہ آپ ایک نئی اسلامی حکومت کی بنیاد رکھ رہے ہیں اس لئے اس بات کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ حکومت کا ہر سرکاری اصطلاحی لفظ "خلافت اسلامیہ" امارت شریعہ کا مظہر اور ترجمان ہو اور انگریزی اصطلاحات اور الفاظ سے دور ہو مثلاً" صدر کی بجائے خلیفہ یا امیر، گورنر کی جگہ والی ممبران کی جگہ شوریٰ اور ووٹ و انتخابات کی جگہ بیعت کو متعارف کرایا جائے، اس پر والی صاحب نے کہا کہ ہم تو یہاں تک چاہتے ہیں کہ ایک شخص اگر لقمہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا چاہتا ہے تو اس کا بھی شریعت کے مطابق قانون بنایا جائے گا اب اگر اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوا تو ہم کو اپنی رحمت کا یہ نظام اسلام عطا کر دے گا اور اگر اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہوا تو پھر رحمت کا یہ نظام اللہ تعالیٰ اپنے ناپسندیدہ لوگوں کو کبھی عطا نہیں کرے گا اس کے بعد میں نے درخواست کی کہ آپ کا وقت بہت مصروف ہے اتنا بیٹھنا کافی ہے والی صاحب کے پاؤں میں جو بوٹ تھے وہ پھٹے پرانے تھے جس کی ایڑی دبی ہوئی تھی اور بوٹ غبار آلود تھے جب ہم اٹھے تو والی صاحب نے خود دروازہ ہاتھ سے کھولا اور ہم کمرہ سے باہر آ گئے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس روئے زمین پر اس طرح گورنر کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا والی کی کوٹھی کا عام نظم و نسق طالبان کے اپنے ہاتھ میں ہے ایک طالب علم علی خان تمام آنے جانے والے مہمانوں کی دیکھ بھال کرتا ہے انتہائی شکیل وجیہہ بارونق جسم کا مالک ہے اور تدبر و حسن معاملہ میں انتہائی سنجیدہ ہے اور لطف یہ کہ اعلیٰ صلاحیتوں والا صاحب رائے بھی ہے اس کا ایک بھائی جو متقی کے نام سے مشہور ہے گویا اسم بامسمیٰ ہے وہ نشریات کے امور کا ذمہ دار ہے۔ اس کے بعد میری ملاقات ملا حمد اللہ زاہد سے ہوئی یہ نوجوان گزشتہ سال ۱۹۹۵ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے فارغ ہوئے ہیں بنوری ٹاؤن کے اکثر اساتذہ کے شاگرد ہیں اور اس وقت قندھار کے ایک

ضلع بچوائی میں اسسٹنٹ کمشنر ہیں انہوں نے ملاقات کے بعد ہمیں اپنے ہاں لے جانے کا پروگرام بنایا چنانچہ ہم بچوائی کیلئے روانہ ہوئے نہایت خوشگوار اور سرسبز و شاداب علاقوں سے گزرتے ہوئے عشاء کے قریب ہم وہاں پہنچ گئے ان دور دراز علاقوں میں اس طرح بے خوف و خطر سفر سے ہم حیران ہو کر رہ گئے کہ جس علاقے میں پہلے لوگ دن کو سفر نہیں کر سکتے تھے آج طالبان کی شرعی حکومت کی برکت سے ہم بلاخوف و خطرات کو سفر کر رہے ہیں وہاں تحصیل کے احاطے میں ایک ٹی وی سیٹ پڑا تھا جو طالبان نے کسی سے قبضہ کر کے رکھا تھا حمد اللہ زاہد نے بتایا کہ جب لوگ کسی دن اکٹھے ہو جائیں گے تو ہم اس ٹی وی کو آگ لگا کر جلا دیں گے تاکہ لوگ آئندہ ٹی وی رکھنے کی جرات نہ کر سکیں۔ ہم نے وہاں کھلے میدان میں خوشگوار رات گزاری صبح پھر گورنر ہاؤس کی طرف واپس آ گئے راستے میں ظہیر الدین بابر کی فتوحات کے تاریخی مقامات دیکھے اور قندھار کے اس پرانے شہر کو بھی دیکھا جو جنگی حکمت عملی کے تحت پہاڑ کے دامن میں نہایت محفوظ مقام پر بنا ہوا تھا اور آج کل بالکل ویران پڑا تھا میں نے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو جب مسلمان مجاہد تھے تو ان کے شہر اور قلعے بھی جنگی اعتبار سے نہایت محفوظ مقامات پر بنے ہوئے ہوتے تھے لیکن جب مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑا تو اب ان کے شہر اور مکانات جنگی حکمت عملی کی اعتبار سے کیسے غیر محفوظ اور نامناسب مقامات پر بنے ہوئے ہیں۔

شہر قندھار کے بازار

قندھار ایک تاریخی، تجارتی شہر ہے، اور ہر قسم کی ترقیات سے مالا مال ہے تیرہ سالہ جہاد میں کفار نے اس شہر کو جس طرح تباہ و برباد کیا تھا یہ امید تو نہیں کی جا سکتی تھی کہ اس شہر کا پرانا منظر ہم دیکھ سکیں گے لیکن جب ہم نے اس شہر کو دیکھا تو اندازہ ہوا کہ یہ شہر اپنا پرانا نقشہ اب بھی کسی حد تک پیش کرتا ہے لیکن اس شہر پر اس وقت اسلام کا جو نیا اور صحیح عکس پڑ چکا ہے میں اسی کو بیان کرتا ہوں۔ اس شہر میں کہیں بھی نجی یا سرکاری مقامات میں جاندار کی تصویر نظر نہیں آئی۔ ہم خاص شیعان قندھار کے بازار میں گئے لیکن کسی دکان یا کسی چوراہے پر کہیں بھی تصویر نظر نہیں آ رہی تھی کسی بھی مقام پر بے پردہ عورت نظر نہیں آئی۔ اگر کوئی غیر مسلم وفد عورت ساتھ لائے تو عورت کو برقع اوڑھنا ہوگا شراب سب پر بند، منشیات سب کیلئے ممنوع ہے کسی جگہ کوئی سینما ہال نہیں کہیں بھی گانے باجے کی آواز نہیں ہم نے اس شہر میں خلاف شرع کوئی کام نہیں دیکھا اذان کے فوراً بعد لوگ مسجد کی طرف دوڑتے نظر آتے ہیں اور طالبان کے نمائندے اعلان کرتے ہیں کہ اذان ہو گئی ہے اب کاروبار بند کر دو اس شہر میں پہلے ایک چور کا ہاتھ طالبان کی شرعی حکومت کے حکم پر کاٹا گیا تھا بس اب یہاں چوری کا تصور ختم ہو گیا ہے ایک حد نافذ ہوئی اب جرائم کا تصور ذہنوں سے نکل گیا ایک قصاص کا حکم نافذ ہوا تو اب اتنا امن و امان ہے کہ لوگ رات کو رقم لئے گھومتے پھرتے ہیں لیکن جان و مال کا کوئی خطرہ نہیں جبکہ اس حکومت سے پہلے عصر کے بعد وسط شہر میں سناٹا چھایا جاتا تھا اس شہر میں پہلے ایک ٹی وی اسٹیشن تھا طالبان کی شرعی حکومت نے اس کو ناجائز قرار دے کر تباہ کر دیا ہم نے وہاں ڈش انٹینا کے دو سیٹ دیکھے جو گولیوں سے چھلنی تباہ شدہ حالت میں پڑے تھے البتہ ریڈیو اسٹیشن وہاں ہے لیکن اس کا پاور صرف ۱۵ مربع میل تک ہے طالبان اس سے تقریریں اور نظمیں سناتے ہیں اور اعلانات کرتے ہیں باقی اوقات میں وہ خاموش رہتا ہے طالب علم متقی صاحب اس کا نگران اور مسئول ہے قندھار شہر سے کچھ فاصلہ پر اسلحہ سازی کا ایک بہت بڑا کارخانہ ہے جو اب فعال ہو چکا ہے اور طالبان اسلحہ کی مرمت کرتے ہیں اور پھر صحیح اسلحہ بیت المال میں جمع کرتے ہیں۔ ۱۳ سال بعد اس کارخانہ میں پھر کام شروع ہو گیا ہے شہر قندھار سے طالبان کا ایک اخبار بھی ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے اور اسی طرح کچھ دوسرے شعبے بھی طالبان نے جاری کر دیئے ہیں۔

قندھار کا سیکورٹی انتظام صرف طالبان کے ہاتھ میں ہے اور اس میں فارسی بولنے والے طالبان بڑی مقدار میں متعین ہیں شہر کی مساجد میں طالبان نے ائمہ حضرات کے ذمہ لگا دیا ہے کہ محلے کے بچوں کو قرآن کریم فی الحال مفت پڑھائیں اور جب ہمارے بیت المال اس قابل ہو جائیں کہ ہم معلمین کو تنخواہ دے سکیں تو ہم پھر تنخواہ دیں گے چنانچہ ائمہ حضرات بچوں کو مفت پڑھا رہے ہیں ادھر سرکاری اعلان ہوا کہ اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کیلئے مسجدوں میں بھیج دیں لوگوں نے بھیجا تو مسجدیں مکاتب قرآن سے بھر گئیں، میرے شاگرد مولوی اسحاق صاحب صبح کے وقت بچوں کو پڑھاتے ہیں فرمانے لگے کہ چوبیس سو بچے پڑھنے آتے ہیں بارہ سو صبح اور بارہ سو شام کو۔

ایک مایوس کن بات

ہم نے قندھار میں ایک مایوس کن بات یہ دیکھی ہے کہ یہاں مساجد کی کمی ہے یہ صرف قندھار کی بات نہیں ہے بلکہ افغانستان میں بالعموم مساجد نہ ہونے کے برابر ہیں بعض مقامات پر بڑی بڑی مسجدیں ہیں لیکن عام ضرورت کی جگہوں میں کہیں بھی مسجد نظر نہیں آئیں ہم نے بولدک سے قندھار تک کئی گھنٹے کا سفر کیا لیکن راستے میں کہیں بھی مسجد نظر نہیں آئی راستے میں ہوٹل میں کھانے پینے کا سارا انتظام ہے اگر نہیں تو بس مسجد نہیں حتیٰ کہ قندھار کے گورنر ہاؤس میں بھی کوئی مسجد نہیں ہے اب لوگ اندر ہال میں نماز پڑھتے ہیں۔

اس سے ہر مسلمان اندازہ لگا سکتا ہے کہ افغانستان کے سابقہ حکمرانوں نے مساجد کو کس طرح نظر انداز کیا تھا اور انہوں نے عوامی سطح پر مساجد کی کس طرح حوصلہ شکنی کی تھی، میرا خیال ہے کہ اگر

پاکستان کے مخیر حضرات افغانستان میں چھوٹی بڑی مساجد تعمیر کرنے کی طرف توجہ دیں تو یہ بہت زیادہ ثواب کا کام ہوگا اور ایک صدقہ جاریہ ہمیشہ کیلئے یاد رکھا جائے گا۔

طالبان کے امیر ملا محمد عمر سے ملاقات

ملا گل محمد صاحب جو کراچی کے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے فارغ التحصیل ہیں اور اس وقت قندھار اسلحہ ساز فیکٹری کے نگران ہیں اس سفر میں انہوں نے ہماری بڑی رہنمائی کی ہم نے ان کے ہاں چائے پی اور پھر ملا حمد اللہ کی سرکاری گاڑی میں بیٹھ کر قندھار ایئرپورٹ چلے گئے یہ ایئرپورٹ شہر سے کافی دور ہے اور بین الاقوامی ایئرپورٹ ہے جو کراچی ایئرپورٹ سے بھی بڑا ہے عرصہ دراز کی ویرانی کے بعد یہ ایئرپورٹ اب بھی دیکھنے والوں کیلئے نہایت پرکشش ہے عجیب و غریب انداز سے بنا ہوا ہے وہاں ایک مولوی صاحب اس کے عمومی نگران ہیں جو طالبان کے ایک کارکن ہیں اس وقت دبئی سے روزانہ ایک تجارتی طیارہ قندھار ایئرپورٹ پر آتا جاتا ہے جس کا فائدہ طالبان حکومت کو ہوتا ہے' ہم نے ظہر کی نماز وہاں ایک ہال میں پڑھی کیونکہ یہاں کوئی مسجد نہیں تھی ہم سے پہلے وہاں طالبان کا ایک بھاری گروپ نماز پڑھ رہا تھا جو سب کے سب مسلح تھے معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ طالبان کے امیر ملا محمد عمر صاحب اپنی شوریٰ سے یہاں مشورہ کیلئے آئے ہیں ملا محمد عمر نے نماز خود پڑھائی اور پھر بیٹھ گئے میں نے جاکر ملا عمر صاحب سے مصافحہ کیا علیک سلیک کے بعد عمر صاحب نے خیریت معلوم کی۔ یہ شخص ۱۳ سالہ جہاد میں بہت بڑا مجاہد رہا ہے ان کی ایک آنکھ جہاد میں شہید ہو چکی ہے سیاہ عمامہ باندھتے ہیں اور لمبے قد کے وجیہ اور شکیل شخصیت کے مالک ہیں بہت کم بولتے ہیں اور آہستہ آواز سے متواضع انداز سے بات کرتے ہیں ہمیشہ سوچ و فکر میں ڈوبے رہتے ہیں' میں نے جب اسے دیکھا تو ساتھیوں سے کہا کہ یہ تو صرف روح ہی روح ہے ان دنوں فرا اور نیمروز ولایتوں میں طالبان کو شکست ہو گئی تھی تو اس کی روشنی میں ملا عمر صاحب سے میں نے پوچھا کہ کوئی پریشانی تو نہیں؟؟ تو آپ نے کچھ سکوت کے بعد جواب دیا کہ کوئی پریشانی نہیں ہے کچھ دیر چپ رہنے کے بعد پھر فرمایا کہ کوئی خاص پریشانی نہیں ہے' میں نے کہا کہ اس وقت برہان الدین ربانی کی حکومت نے اپنے ساتھ ہندوستان' ایران' تاجکستان' ازبکستان اور روس کے صدر یلسن کو ملایا ہے اور رشید دوستم کو بھی قریب کیا جارہا ہے یہ تو عجیب صورت حال ہے اس کے جواب میں ملا محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ ہاں طالبان کے مقابلے میں یہ لوگ اپنے آپس کی بڑی بڑی جنگوں کو بھول جاتے ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ ہمیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں تو فرمانے لگے کہ طالبان کو جہاد کی ترغیب کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد ہم پھر واپس گورنر ہاؤس چلے گئے جب ہم گورنر ہاؤس میں تھے تو ان دنوں بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا عبدالرؤف صاحب بھی غزنی سے وہاں آئے ہوئے تھے دو دن تک ہم نے وہاں بہت اچھا وقت گزارا ایک دن ہم دونوں نے قندھار ریڈیو کو نشری تقریر بھی ریکارڈ کرادی' مولانا نے بہت مناسب اور مربوط تقریر کی بندہ نے شہر قندھار کی مرکزی جامع مسجد خرقہ شریف میں جمعہ کا بیان کیا اور پھر جمعہ کی نماز پڑھائی بیان جہاد کے فضائل اور اسلامی احکامات کی تنفیذ اور حدود و قصاص کے فوائد پر مشتمل تھا۔

قندھار شہر میں ایک جگہ ہم پیدل جارہے تھے کہ ایک باغ کے پاس ہم نے ایک عجیب چھوٹا سا بونا ٹینک دیکھا ساتھیوں نے کہا وہ کھلونا ٹینک رکھا ہوا ہے جب قریب جاکر ہم نے دیکھا تو وہ واقعی سچ مچ ایک عجیب قسم کا کالا ٹینک تھا وہاں کے طالبان نے بتایا کہ جب انگریز نے دو سو سال پہلے افغانستان پر قبضہ کیا تھا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے تھے یہ ٹینک انہیں لوگوں سے چھینا ہوا ہے جو بطور یادگار یہاں رکھا ہوا ہے میں نے کہا کہ "الحمد للہ افغانستان ہر کفر کیلئے قبرستان ہے۔"

طالبان کی پشت پر کون ہیں؟

اکثر لوگ شبہ ظاہر کرتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ ان طالبان کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے پھر ہر شخص اپنی اپنی دانست کے مطابق انکل پچو قسم کی باتیں کرکے مفروضے قائم کرتا ہے میں کہتا ہوں کہ طالبان کی یہ شرعی تحریک صرف دینی مدارس کے طلباء پر مشتمل ہے اور علماکرام اور دیندار عوام ان کی حمایت کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد پر میدان میں آئے ہیں ان کا تعلق قرآن' نبی آخر زمان' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' شریعت مطہرہ اور علماء صلحاء مسلمانوں سے تو ہو سکتا ہے لیکن ان کا دور کا بھی رشتہ کسی غیر مسلم ملک یا فرد یا تنظیم سے نہیں ہے اور نہ یہ لوگ کسی مسلمان ملک کے آلہ کار ہیں اور نہ کوئی مسلم تنظیم ان کی مددگار ہے۔

ہم نے ان طالبان میں جو عاجزی تواضع انکساری' شریعت کی پاسداری اور ہر عمل میں تقویٰ اور دینداری دیکھی تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک ہیں پھر یہ بات ذہن نشین ہو کہ یہ طالبان کوئی آسمان سے ٹپک کر نئی مخلوق تو نہیں ہیں بلکہ یہ جانے پہچانے لوگ ہیں علماء کرام ان کو جانتے ہیں دیندار عوام ان کو سمجھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے کیسے آئے ہیں اگر یہ لوگ کوئی غیبی مخلوق ہوتے تو پھر شک کی گنجائش ہوتی طالبان خود کہتے ہیں کہ افسوس تو اس پر ہے کہ لوگوں کو امریکہ' روس وغیرہ طاقتیں تو نظر آتی ہیں ان کو خدائی طاقت نظر نہیں آتی' میں پھر کہتا ہوں کہ یہ طالبان کوئی غیبی مخلوق نہیں بلکہ جانے پہچانے لوگ ہیں جو ہر شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔

اعتراض

یہاں ایک معقول اعتراض بھی اٹھایا جاتا ہے کہ

یہ طالبان تو بھولے بھالے لوگ ہیں نوجوان لڑکے ہیں مدارس اسلامیہ میں انہوں نے ٹینک کہاں سیکھے اور توپ کہاں چلائے؟ فضائیہ سے ان کا کیا کام اور ٹریفک وغیرہ سے ان کا کیا سروکار' لہٰذا سوال یہ ہے کہ ان کی اس طرح مربوط حکومت کون چلا رہا ہے یہ خفیہ ہاتھ معلوم ہونا چاہیے۔

الجواب

میں نے کراچی میں طالبان کے وفد سے یہی سوال اس وقت کیا تھا جبکہ طالبان کا وفد اپنی تحریک اٹھانے کے بعد پہلی بار کراچی آیا تھا اس کے جواب میں وفد کے ذمہ دار مولوی سیف الدین صاحب نے کہا کہ طالبان نے ۱۳ سالہ جہاد میں بھرپور حصہ لیا ہے یہی لوگ تھے جنہوں نے ڈٹ کر روس کا مقابلہ کیا ہے شہرت کے میدان میں یہ پیچھے تھے یہ لوگ بے شک نمایاں لیڈر نہ تھے لیکن یہ بہترین کمانڈر تھے اور بہترین جنگی تربیت کے مالک تھے اب آج ان کے لئے توپ چلانا یا ٹینک دوڑانا کیا مشکل ہے؟ رہ گیا سوال پائلٹوں اور ٹریفک نظام کے ماہرین کا تو حقیقت یہ ہے کہ صدر داؤد اور ظاہر شاہ کے زمانے میں جو لوگ پائلٹ یا دوسرے کاموں کے ماہرین تھے اور پھر انقلاب روس کے وقت کنارہ کش ہوگئے تھے اور گھروں میں جا کر بیٹھ گئے تھے جو حقیقت میں مسلمان تھے انہوں نے کیمونسٹ حکومت کا ساتھ نہیں دیا تھا انہیں ماہرین کو ہم آگے لائے ہیں وہ فضائیہ اور ٹریفک وغیرہ کا نظام سنبھالے ہوئے ہیں ہاں بعض ایسے افسر بھی ہیں جو سابقہ کیمونسٹ دور میں بھی ان کے ساتھ کام میں شریک تھے لیکن اب وہ سچے مسلمان ہیں ہمارا ان پر اعتماد ہے وہ باقاعدہ باشرع اور دین اسلام کے احکامات کے پابند ہیں تو ہم نے ان کو اپنے ساتھ رکھا ہے یہ لوگ ہمارے طالبان کو ضرورت کے مطابق ٹینک وغیرہ سکھاتے ہیں اور ہیلی کاپٹر اور جہاز اڑانے کی تربیت دیتے ہیں چنانچہ ہیلی کاپٹر تو اب زیادہ تر طالبان خود اڑاتے ہیں باقی اسلحہ کی تو کوئی بات ہی نہیں کھانا طالبان گھروں سے مانگ کر کھاتے ہیں اور تنخواہ وہ نہیں لیتے ہیں ہاں بعض بعض کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔

آخری تجزیہ

اس وقت طالبان کے پاس گیارہ صوبوں کا مکمل کنٹرول ہے ان کے مقابلہ میں افغانستان کی موجودہ حکومت کو زیادہ سے زیادہ سات صوبوں کا اقتدار حاصل ہے جو ہرات کے علاوہ چھوٹے چھوٹے صوبے ہیں تقریباً" پانچ صوبے رشید دوستم کے پاس ہیں اور باقی چند صوبے مختلف تنظیموں کے زیر کنٹرول ہیں اس طرح طالبان افغانستان کے سب سے زیادہ رقبے پر قابض ہیں جو نصف افغانستان سے

> خدانخواستہ طالبان ناکام ہوگئے تو روس افغانستان پر دوبارہ قبضہ جمالے گا اور وہاں ایسا کفریہ ظالمانہ نظام آجائے گا کہ لوگ تمام مظالم کو بھول جائیں گے۔

کم نہیں بلکہ زیادہ ہو سکتا ہے اس وقت افغانستان کی موجودہ برہان الدین ربانی کی حکومت نے طالبان کی اسلامی شرعی تحریک کو کچلنے کیلئے تاجکستان' ازبکستان' ہندوستان' ایران اور روس سے باقاعدہ معاہدہ کرلیا ہے بلکہ رشید دوستم سے معاہدہ کی سرتوڑ کوشش میں لگی ہوئی ہے ہندوستان کا تعاون بمبار طیاروں اور اس کے لئے ایندھن کا فراہم کرنا اور اپنے پائلٹوں کو طالبان پر بمباری کیلئے متعین کرنا کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ابھی کچھ عرصہ قبل طالبان نے جس طیارہ کو مار گرایا تھا اور اس کا پائلٹ زندہ پکڑا گیا تھا وہ بھارتی حکومت کا پائلٹ تھا اسی طرح ہرات کے راستے سے ایران باقاعدہ موجودہ ربانی حکومت کی ہر طرح مدد کر رہا ہے بلکہ یوں لگتا ہے کہ ہرات ایرانی حکومت کا کوئی صوبہ ہے' اب دو صورتیں ہیں۔ ۱) اگر طالبان اپنے مشن میں کامیاب ہوگئے تو پھر یہ تحریک کسی وقفے کے بغیر تاجکستان' ازبکستان' روس اور ایران کو اپنے لپیٹ میں لے لے گی۔ ۲) اور اگر خدانخواستہ طالبان ناکام ہوگئے تو پھر برہان الدین ربانی صاحب یا احمد شاہ مسعود نہیں بلکہ روس اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ دوبارہ افغانستان پر قبضہ جمالے گا اور پھر وہاں ایسا کفریہ ظالمانہ نظام آجائے گا کہ لوگ اس سے پہلے کے تمام مظالم کو بھول جائیں گے اور یہ پاکستان کیلئے براہ راست خطرہ کی گھنٹی ہوگی۔

واپسی

پھر ہم قندھار سے واپس بولدک آئے جہاں مولانا سلیم اللہ ترکی صاحب سے ملاقات ہوئی یہ نوجوان عالم ہیں اور جہاد سے قلبی طور پر محبت رکھتے ہیں اللہ ان کی حفاظت فرمائے' سرزمین افغانستان سے واپسی کو نہ چاہتے ہوئے بھی ہم بالآخر واپس ہو ہی گئے اور بولدک سے ہوتے ہوئے ہم نے سرزمین پاکستان پر قدم رکھا سب سے پہلے میری نگاہ ڈش انٹینا کے دو سیٹ پر پڑی جو ایک کوٹھی پر نصب تھے پھر پاکستانی مہربان پولیس نے چوکی پر ڈرائیور سے رشوت وصول کی کچھ آگے ایک اور چوکی پر پولیس نے ڈرائیور سے رشوت وصول کی اور پھر ایک اور مقام پر ڈرائیور نے کافی رقم ادا کر کے جان چھڑائی تعجب یہ کہ رشوت لینے میں پولیس نے لاگ لپیٹ یا بیچ بچاؤ یا آنکھیں چرانے چھپانے سے کام نہیں لیا بلکہ سب کے سامنے رشوت لی حالانکہ اس سے پہلے بیسیوں چوکیوں سے ہم گزرے تھے لیکن طالبان نے کہیں بھی محصول چنگی یا کوئی رقم وصول نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور طالبان کی تحریک کو کامیاب فرمائے اور اس امت کو ایک مومن مجاہد خلیفہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

ہاگ وائرس

جس کا شکار چند روز میں سوّر جیسا نظر آنے لگتا ہے

جناب آر ایم ثقلین

ایڈز اور ایبولا جیسے خطرناک وائرس کے بعد دنیا کو اب ایک اور خطرناک اور عجیب و غریب وائرس کا سامنا ہے۔ یہ وائرس جسے "ہاگ" یا "کوچینو" کا نام دیا گیا ہے کولمبیا اور برازیل میں نمودار ہوا ہے۔ اس وائرس کا شکار انسان یا تو مرجاتا ہے یا پھر چند روز میں اس کا چہرہ سور نما ہو جاتا ہے۔ سائنس دان سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں کہ کوئی ایسی ویکسین تیار کی جائے جو اس خطرناک ترین وائرس کو ختم کر سکے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس وائرس کا ابتدائی ہدف کولمبیا اور برازیل ہیں۔ ماہرین کے مطابق ایڈز اور ایبولا کی طرح اس وائرس نے بھی سب سے پہلے منطقہ حارہ بارانی جنگلات میں کام کرنے والے محنت کشوں کو نشانہ بنایا۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ وائرس سب سے پہلے دریائے ایمزن کے طاس میں پائے جانے والے جنگلی سوروں اور ٹاپیر (وسطی اور جنوبی امریکا میں پایا جانے والا ایک سم دار جانور جو تین فٹ اونچا اور چھ فٹ لمبا ہوتا ہے) میں پھیلا اور پھر اس کے بعد یہ انسانوں کو منتقل ہوا۔ واضح رہے کہ ہاگ وائرس کھانسے، چھینکنے اور جسمانی رطوبتوں کے ملاپ سے ایک دوسرے شخص کو منتقل ہو جاتا ہے۔ ماہرین اس بیماری کو طاعون کے مماثل قرار دے رہے ہیں۔

اس وائرس کا شکار بد قسمت شخص شروع میں تیز بخار میں مبتلا ہوتا ہے اس کے بعد اسے جوڑوں میں شدید درد اور سوجن کی تکلیف لاحق ہو جاتی ہے۔ ان ابتدائی علامات کے بعد مریض کے اندرونی اعضاء سے جسم کے اندر ہی خون رسنے لگتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ناک، آنکھوں اور مسوڑھوں سے خون بہنے لگتا ہے۔ عام طور پر اس وائرس کا نشانہ بننے والے ۹۳ فی صد افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور جو بد قسمت یا خوش قسمت زندہ بچ جاتے ہیں۔ وہ کسی عفریت سے کم نظر نہیں آتے۔ کیونکہ انسان کم سور زیادہ نظر آتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک کم از کم ۷۳۲ افراد اس وائرس کا شکار ہو چکے ہیں۔ زندہ بچ جانے والے مریضوں کی جلد موٹی ہو جاتی ہے ناک اور کانوں کی لمبائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً" ناک اس حد تک موٹی، لمبی اور بدہیت ہو جاتی ہے کہ اس میں اور سور کی تھوتھنی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ بال کھردرے اور موٹے ہو جاتے ہیں۔ ان کی رنگت بھی بدل جاتی ہے۔ جلد میں نوکیلے ابھار بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو چھوٹے سینگوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر بیرن کاز کے مطابق:

"انسانی جسم میں آنے والی یہ خوف ناک تبدیلی محض چند روز میں مکمل ہو جاتی ہے اور مریض خواہ مرد ہو یا عورت اس کی شکل سور جیسی ہو جاتی ہے۔ اس مرض یا وائرس کا یہ پہلو انتہائی دردناک ہے کہ اس کا شکار ایک قابل نفرت انسان بن جاتا ہے۔ میں نے کئی واقعات دیکھے ہیں کہ ایک شخص جو سب کو پیارا تھا اس بیماری میں مبتلا ہو کر سب کا پیار اور محبت کھو بیٹھا۔ لوگ ایسے شخص سے دور بھاگتے ہیں۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر بھی اس کے قریب آنے سے گریز کرتے ہیں۔ میں نے اس طرح کی خوف ناک بیماری اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی۔"

ہاگ وائرس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۷۸ ہو چکی ہے۔ جو زندہ بچ گئے ہیں وہ موت سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ کولمبیا کی پبلک ہیلتھ ایجنسی نے اس وائرس سے متاثرہ افراد کی مختلف اقسام کی رطوبتیں ملک کی اعلیٰ یونیورسٹیوں اور لیبارٹریوں کو بھجوائی ہیں۔ اس ضمن میں امریکا کے ماہرین سے بھی رجوع کیا گیا ہے۔ سائنس دان اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ پہلے اس کا تعین کیا جانا چاہئے کہ یہ وائرس کس طرح عمل کرتا ہے کیونکہ اس کے بعد ہی اس وائرس کے پھیلاؤ کی روک تھام کے لئے کوئی دوا یا ویکسین تیار کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر بیرن کاز کا کہنا ہے:

"ہمیں اس وائرس پر انتہائی سرعت سے قابو پانا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ ہم اس کوشش میں ناکام رہے تو پھر آنے والے چند سالوں میں یہ خوفناک بیماری پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ ایسا ہوا تو پھر کرہ ارض پر ہر طرف سور نما انسان ہی نظر آئیں گے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۳ر جولائی ۱۹۹۵ء صفحہ ب)

○○

مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری

قسط نمبر ۲

مرزا قادیانی اور اُس کے خُود سَاختہ الہامات کی حقیقت

محمدی بیگم سے شادی کرنے کی پیشینگوئی

مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام پیش گوئیاں یوں تو ان کے دعوائے نبوت کی طرح "دیوانے کی بڑ" کا مقام رکھتی ہیں لیکن محمدی بیگم سے نکاح کی پیشن گوئی کو مرزا صاحب نے بقول خود اپنے جھوٹا سچا ہونے کی میزان عدل قرار دیا تھا۔ اس پیشن گوئی کو واقعاتی حقیقت بنانے کیلئے مرزا صاحب نے کیا کیا جتن کئے خود انہی کی تحریروں نے افسانوی رنگ اختیار کر لیا۔ وائے ناکامی کہ یہ افسانہ مرزا صاحب کے لئے حقیقت کا روپ نہ دھار سکا۔ اس میزان عدل میں مرزا صاحب کے الہامات اور ان کے دعوائے نبوت کا وزن کیا رہ جاتا ہے؟ شاید اسی نکتہ پر غور کسی بھٹکے ہوئے کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔

موانع نکاح دور کرنے کے آسمانی وعدے

محمدی بیگم کے پیغام نکاح کے بعد قادیاں کے عاجی خدا کی طرف سے مرزا صاحب کو اس قسم کے مسلسل پیام آتے رہے کہ میں ہر قسم کے مانع دور کرکے محمدی بیگم کو تمہاری بیوی بناؤں گا۔ چنانچہ الہامی صاحب نے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں لکھا۔ "پھر ان دنوں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۱۶)

اس اعلان کے قریباً تین سال بعد اس جذبہ عناد کا لحاظ رکھتے ہوئے جو محمدی بیگم کے اقرباء کے دلوں میں مرزا صاحب کے خلاف کارفرما تھا جب الہامی صاحب کو یقین ہوا کہ محمدی بیگم ضرور کسی دوسری جگہ بیاہی جائے گی تو مرزا صاحب اس قسم کے الہام شائع کرنے لگے کہ وہ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ ہونے کے بعد ہر حالت میں ان کے بستر عیش کی زینت بنے گی۔ چنانچہ کتاب ازالہ اوہام میں جو ۳ ستمبر ۱۸۹۱ء کو شائع ہوئی لکھا کہ "راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(ازالہ طبع پنجم ص ۱۹۵)

اس پیشین گوئی میں مرزا جی کے الہام رساں نے مرزا جی کو الہام کیا کہ "محمدی بیگم یا تو کنوار پن کی حالت میں تمہارے دست تصرف میں آئے گی یا بیوہ ہو کر۔" لیکن ظاہر ہے کہ یہ الہام بجائے خود مرزائی قصر مسیحیت کو پیوند خاک کر رہا ہے کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کو الہام کرنے والا اتنا جاہل اور بے خبر تھا کہ اسے خود ہی معلوم نہ تھا کہ وہ قادیانی صاحب کی آسمانی منکوحہ کو شادی سے پہلے ان کے حجلہ عروسی کی زینت بنائے گا یا شادی کے بعد بیوہ کرکے مرزا صاحب کے سپرد کرے گا۔

محمدی بیگم کے نکاح کو اپنے صدق یا کذب کا معیار ٹھہرانا

بعض دھاتیں بظاہر سونے سے ملتی جلتی ہیں اس لئے ناواقف لوگ ان کی سنہری رنگت اور درخشندگی کو دیکھ کر طلاء خالص یقین کر لیتے ہیں لیکن ان کا اصل یا نقل ہونا اس وقت متمیز ہوتا ہے جب صراف کے پاس پہنچ کر کسوٹی پر کسی جاتی ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب بھی ارواح خبیثہ کے القاء کو الہام خداوندی خیال کرتے ہوئے اپنے تئیں برسرحق اور مامور من اللہ یقین کئے بیٹھے تھے اس لئے ضرور تھا کہ وہ بھی اپنے سچا ہونے کے معیار پیش کرتے۔ اور لطف یہ کہ جب بھی ان معیاروں پر انہیں پرکھا جاتا تھا ان کا کذب ہی ظاہر ہوتا تھا۔ مرزا صاحب نے اپنے صدق و کذب کی ایک کسوٹی یہ بتائی تھی کہ اگر محمدی بیگم مجھے مل گئی تو سچا ہوں ورنہ جھوٹا۔ چنانچہ ۱۰

مئی ۱۸۸۸ء کے اخبار "نور افشاں" میں ان کا جو خط بنام مرزا احمد بیگ شائع ہوا اس میں فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی دور کر دے گا۔ اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہ ہو گا اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہو گی۔ یہ دونوں طرف برکت اور موت کی پیش گوئیاں ایسی ہیں کہ ان کو آزمانے کے بعد میرا صدق یا کذب معلوم ہو سکتا ہے۔"

(آئینہ کمالات ص ۲۷۹)

اس کے بعد ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں لکھا کہ "جب مرزا نظام الدین کی کوشش سے وہ خط ہمارا "نور افشاں" میں چھپ گیا اور عیسائیوں نے اپنی مادہ کے موافق بے جا افتراء کرنا شروع کیا تو ہم پر فرض ہو گیا کہ اپنی قلم سے اصلیت کو ظاہر کریں۔ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۱۷)

مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے عقد نکاح کو اس حیثیت سے بھی اپنے حق و باطل کا معیار ٹھہرایا تھا کہ مرزا صاحب کے اقرباء انہیں الہامی دعووں میں مکار اور دوکاندار خیال کرتے تھے اس لئے حسب بیان مرزا صاحب خدائے تعالیٰ نے ان کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے یہ الہامی پیشن گوئی ظاہر فرمائی۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورتیں مجھے میرے الہامی میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے انہی کی بھلائی کیلئے انہی کے تقاضا سے انہی کی درخواست سے اس الہامی پیشن گوئی کو ظاہر فرمایا ہے۔ کاش وہ پہلے نشانوں کو کافی سمجھتے اور یقیناً" وہ ایک ساعت بھی مجھ پر بدگمانی نہ کر سکتے۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۹۹)

ظاہر ہے کہ چونکہ محترمہ محمدی بیگم مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئیں اور ان کا یہ بیان کردہ نشان غلط نکلا اور اس لئے مرزا صاحب خود اپنی زبان سے دکاندار ثابت ہوئے۔

محمدی بیگم کے حصول کی مختلف تدبیریں

یوں تو مرزا صاحب کو وادی محبت میں قدم رکھے کئی سال گزرے تھے لیکن مخصوص جدوجہد اور اضطرابی کیفیت کے پیش نظر میں ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۲ء دو سال کو محبت و فراق کا خاص موسم قرار دیتا ہوں۔ جس سر میں محبت کا سودا سماتا ہے اس کی حالت کسی سے مخفی نہیں پس علام الغیوب ہی جانتا ہے کہ ان دنوں حضرت مرزا صاحب کے دل محبت منزل پر کیا گزر رہی تھی۔ عربی میں ضرب المثل ہے۔ الانسان حریص علی مامنع ترجمہ (جس کام سے انسان کو روکا جائے' اسی کی طرف اس کا زیادہ میلان ہوتا ہے) یہ مثل مرزا صاحب پر خوب صادق آتی ہے۔ لڑکی کے اقرباء کی طرف سے جتنا زیادہ انکار و اعتراض ہوتا تھا اسی قدر مرزا صاحب کی شراب آرزو دو آتشہ اور سہ آتشہ ہوتی جاری تھی۔ آخر وہ وقت آگیا جبکہ دل کی بے کلی ساعت بساعت بڑھنے لگی اور زمام صبر و شکیب ہاتھ سے چھوٹتی نظر آئی۔ رباعی

عمرے بشکیب می ستودم خودرا
درشیوہ صبر می نمودم خودرا
چوں عشق آمد کدام صبر و چہ شکیب؟
المنتہ للہ آزمودم خودرا

کامیابی کے مسلسل الہامی وعدوں کے باوجود مرزا صاحب نے حصول مقصد کے لئے جدوجہد کا دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا' ترغیب و ترہیب' چاپلوسی اور سختی کے تمام سرد و گرم ذرائع استعمال کئے۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب نے (۱) لڑکی کے ان اقرباء کے نام خطوط بھیجے جن کے ہاتھ میں کامیابی کی کلید تھی۔ (۲) لڑکی کے منگیتر مرزا سلطان محمد متوطن قصبہ پٹی ضلع لاہور کے نام تہدید آمیز چٹھیاں لکھ کر خواہش کی کہ تم اس نسبت و ناطہ سے انکار کر دو۔ (۳) جو لوگ اس کام میں کوشاں تھے ان کی مٹھیاں گرم کیں یا گرم کرنے کا وعدہ کیا۔ اب ہر بیان کو جداگانہ عنوان کے ماتحت درج کیا جاتا ہے۔

مراسلات بنام اقربائے مطلوبہ

مرزا علی شیر بیگ مسیح قادیاں کے حقیقی ماموں زاد بھائی تھے۔ مسیح صاحب کی پہلی بیوی یعنی والدہ مرزا سلطان احمد و فضل احمد جنہیں مسیح صاحب نے کئی سال سے معلق کر رکھا تھا۔ یعنی نہ طلاق دیتے تھے اور نہ گھر میں رکھتے تھے انہی کی مظلومہ بہن تھیں ان دوہری قرابتوں کے علاوہ مرزا علی شیر بیگ مرزا صاحب کے سمدھی یعنی فضل احمد کے خسر بھی تھے فضل احمد کی بیوی کا نام عزت بی بی تھا۔ عزت بی بی کی والدہ یعنی مرزا علی شیر بیگ کی بیوی مرزا احمد بیگ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ چونکہ الہامی صاحب نے مرزا علی شیر بیگ کی بہن کو گھر سے علیحدہ کر کے میکے چلے جانے اور اسی جگہ بیکسی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر رکھا تھا اور منکوحہ ہونے کے باوجود تعلقات زناشوئی اور نان نفقہ دینے سے اجتناب تھا اس لئے مرزا علی شیر بیگ اور ان کی بیوی اور دوسرے اقرباء الہامی صاحب سے سخت ناخوش تھے۔ چونکہ الہامی صاحب کا خیال تھا کہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ مرزا شیر علی بیگ اور ان کی بیوی کے ناخن تدبیر سے حل ہو سکتا ہے اس لئے مرزا صاحب نے باہمی ناچاقی و ناراضی کے باوجود پہلے ان دونوں کو اور پھر مرزا احمد بیگ کے نام تہدیدی خطوط لکھے۔ قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے اپنی کتاب "کلمہ فضل رحمانی" کے صفحات ۱۲۳ تا ۱۲۸ پر یہ خطوط درج کئے ہیں۔ یہ چٹھیاں مرزا علی شیر بیگ مرحوم کے پاس تھیں۔ شیخ نظام الدین پنشنر ساکن راہوں نے ان سے حاصل کر کے اپنے دوست قاضی فضل احمد سابق

کورٹ انسپکٹر کو دے دیں۔ اور قاضی صاحب نے ان کو "کلمہ فضل رحمانی" میں زیب رقم کردیا۔" (کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳) یہ خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

پہلا خط سمدھی کے نام

مرزا صاحب نے اپنے سمدھی مرزا علی شیر بیگ کے نام جو محمدی بیگم کے پھوپھا تھے بتاریخ ۴ مئی ۱۸۹۱ء خط لدھیانہ سے جہاں مسیح قادیاں ان دنوں قیام فرماتے لکھا:۔ "مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمتہ اللہ! اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا۔ مگر میں للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں شامل ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ اور رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار و ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں گا تو ضرور بچالے گا اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کرکے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی بلکہ وہ تو اب تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اس میں لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہوگئے۔ یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خوار ہو۔ اور اس کا روسیاہ ہو۔ اور خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدائے تعالیٰ سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے بیشک وہ طلاق دے دے ہم راضی ہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہ کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحب کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا باقی رہ گیا جو چاہے سو کرے ہم اس کیلئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہوسکتے مرتا مرتا رہ گیا کہیں مرا بھی ہوتا یہ باتیں آپ کی بیوی کی مجھے پہنچی ہیں بیشک میں ناچیز ہوں ذلیل ہوں خوار ہوں مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہٰذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں اور

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
PH.6646888-6647655
Fax:092-21-521503
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ۔ این آر ایونیو نزد چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون:

اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہو گا تو دوسری طرف سے فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کردوں گا اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے اور یہ ارادہ اس کا بند کرادو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضے میں ہے ہر طرح سے درست کرکے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہو گا لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کردیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجھے خدائے تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب رشتے ناطے ٹوٹ گئے یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم راقم خاکسار غلام احمد (از لدھیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء)

دوسرا خط محمدی بیگم کی پھوپھی کے نام

اسی تاریخ کو مرزا صاحب نے یہ خط مرزا علی شیر بیگ کی بیوی کے نام لکھ بھیجا جو محمدی بیگم کی پھوپھی تھیں "والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز میں محمدی (مرزا احمد بیگ کی لڑکی) کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدائے تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھاؤ اور اگر ایسا نہ ہو گا تو آج میں نے مولوی نور الدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے سو امید رکھتا ہوں کہ شرعی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائے گا۔ اس کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا نکاح غیر کے ساتھ کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جاوے۔ عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہو گا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو فی الفور اس کو عاق کردوں گا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھاؤ تو آپ کیلئے بہتر ہو گا مجھے افسوس ہے کہ میں عزت بی بی کی بہتری کیلئے ہر طرح سے کوشش چاہتا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی ہے۔ مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی بات کچی نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہو گا اسی دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔

تیسرا خط بہو کی طرف سے سمدھن کے نام

انہی کے ساتھ مرزا صاحب نے ایک خط بہو کی طرف سے اس کی ماں کی طرف بھی بھجوایا جو محمدی بیگم کی پھوپھی تھیں۔ اس کا یہ مضمون تھا "منجانب عزت بی بی بنام والدہ اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتا (یعنی حسن سلوک سے پیش آتے ہیں) اگر تم اپنے بھائی (مرزا احمد بیگ) کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ ورنہ طلاق ہو گی اور ہزار طرح کی رسوائی ہو گی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلد مجھے اس جگہ سے جاؤ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔" متن خط پر الہامی صاحب نے اپنے قلم سے لکھا کہ "جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے کہ اگر نکاح رک نہیں سکتا تو بلاتوقف عزت بی بی کے لئے قادیاں میں سے کوئی آدمی بھیج دو تاکہ اس کو لے جائے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہو بھی قادیاں سے لدھیانہ گئی ہوئی تھی۔

ظاہر ہے کہ ان تینوں خطوط سے مرزا صاحب پر کتنے الزام قائم ہوئے ہیں۔ خدائے قدوس پر افتراء' قطع رحمی' ظلم' ظلم کو قسم کے ساتھ موکدہ کرنا' جھوٹی قسم کھانا' بے گناہ سے مواخذہ' طلاق بدعی کا حکم' وارث شرعی کو محروم لاوارث کرنے کی کوشش' الہام بنالینا وغیرہ۔

چوتھا خط بنام مرزا احمد بیگ

مرزا صاحب نے متذکرہ صدر خطوط کے قریباً ڈھائی مہینہ بعد یعنی ۱۷ جولائی ۱۸۹۱ء کو ایک خط لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ کے نام بدیں الفاظ روانہ کیا۔

"مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' قادیاں میں جب واقعہ ہائلہ محمود و فرزند آن مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا لیکن بوجہ اس کے یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا صدمہ وفات فرزنداں حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہو گا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرمائے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا

باقی صفحہ ۲۴ پر

قسط نمبر ۵

تحریکِ ختم نبوّت

منزل بہ منزل

مرتب۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' لاہور

بلدیہ ربوہ کی متفقہ قرارداد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عرصہ سے حکومت سے مطالبہ کر رہی ہے کہ ربوہ کا نام قرآن پاک کی آیت و آوینھما الی ربوۃ" ذات قرار و معین جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش ایک بلند پہاڑی پر ہوئی تو فرمایا کہ "ہم نے اونچی جگہ پر ٹھکانہ دیا جس کے ساتھ چشمہ بہہ رہا تھا۔" تو مرزائیوں نے جعلی مسیح مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے شہر کا نام رکھا تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کو دھوکا دیا جاسکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے ملاقات میں جو مطالبات پیش کئے تھے۔ ان میں ایک مطالبہ ربوہ کے نام کی تبدیلی کا بھی تھا تو جناب وزیر اعظم نے کہا کہ قانون کے مطابق بلدیہ ربوہ قرارداد منظور کرلے اسے حکومت اسے عملی جامہ پہنائے گی۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چیئرمین بلدیہ ربوہ کو درخواست پیش کی اور ممبران سے بھی ملاقاتیں کرکے انہیں مطالبہ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ چنانچہ بلدیہ نے اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کی قرارداد منظور کرلی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جناب وزیر اعظم محمد خاں جونیجو اور ان کی جماعت اس مطالبہ کو عملی شکل کب دے گی۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وزیر اعظم کو ان کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے اسے عملی شکل دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

نوٹ۔ آٹھ سال ہو رہے ہیں لیکن حکومت نے ایفائے عہد نہیں کیا۔ اس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب جناب منظور احمد وٹو جونیجو لیگ کی طرف وزارت اعلیٰ کے منصب پر فائز ہیں اب ان کو چاہئے کہ جناب محمد خاں جونیجو مرحوم کے وعدہ کو عملی جامہ پہنائیں۔

صدیق آباد (ربوہ) میں آل پاکستان ۵ رویں سالانہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۱۹۸۶ء ۱۶'۱۷ ار اکتوبر کو مسلم کالونی صدیق آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے پہلے اجلاس کی صدارت مولانا احمد حسین شاکری" کوٹ ابدان ٹوبہ نے کی جبکہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا محمد شیین چنیوٹی' مولانا سعید احمد ربانی' فیصل آباد سے اہلحدیث رہنما مولانا عبدالرشید ارشد' مولانا محمد یوسف انور نے پہلے اجلاس سے خطاب کیا۔

دوسرا اجلاس ظہر کی نماز کے بعد ہوا۔ اجلاس کی صدارت پیر غلام حبیب نقشبندی" چکوال نے کی۔ دوسرے اجلاس مولانا قاضی اللہ خاں" مولانا محمد عبداللہ خالد مانسہرہ' مولانا محمد یونس مردان' صاحبزادہ طارق محمود' ملک رب نواز" ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔

تیسرا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ جس کی صدارت حضرت الامیر دامت برکاتہم نے فرمائی۔ اس اجلاس سے مولانا محمد یوسف بہاولپوری' مولانا نذیر بلوچ' ملک محمد اکبر ساقی' علامہ ڈاکٹر خالد محمود' مولانا عبدالشکور دین پوری" نے خطاب کیا یہ اجلاس صبح تین بجے تک جاری رہا۔

چوتھا اجلاس جمعہ سے قبل شروع ہوا۔ جس میں پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس اجلاس کی صدارت بھی حضرت اقدس دامت برکاتہم نے فرمائی۔ اس اجلاس سے سینیٹر قاضی حسین احمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ مولانا لدھیانوی مدظلہ کا خطاب کانفرنس کا مغز اور حاصل تھا۔

جمعہ کا عظیم الشان اجتماع

جمعہ کی نماز کے بعد چوتھا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مولانا محمد اشرف ہمدانی نے کی۔ جبکہ سائیں حیات" نے پنجابی زبان میں نظم پڑھ کر مجمع کو گرما دیا۔ اس اجلاس سے سندھ سے آئے ہوئے مہمان عالم دین مولانا محمد مراد نے خطاب کیا۔ گزشتہ سال سکھر کی مسجد منزل گاہ میں قادیانیوں نے بم جس سے مولانا محمد مراد بھی شدید زخمی ہوئے بلکہ مرزائیوں کا ہدف اصل میں مولانا ہی تھے۔ مولانا محمد مراد کے خطاب سے قبل سندھ مجلس کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی نے ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ سکھر و ساہیوال کے قادیانی مجرموں کو کورٹ کے فیصلہ کے مطابق فی الفور تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

آخری اجلاس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ اس اجلاس سے محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاولپور' مولانا علامہ محمد احمد گوجرانوالہ' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا ضیاء الدین آزاد' حاجی عبدالحمید رحمانی ننکانہ' چوہدری ثناء اللہ بھٹہ' صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خاں' مولانا ضیاء الرحمان فاروقی' مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے' سید عطاء المومن بخاری' حافظ عبدالقادر روپڑی' قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان نے فاضلانہ خطابات کئے۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

○۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ساہیوال اور سکھر کے قادیانی ملزموں کے خلاف کئے گئے عدالتی فیصلہ پر عملدرآمد کرکے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کیا جائے۔ ساہیوال کیس کے مفرور ملزموں کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور انہیں فرار میں مدد دینے والے افسروں کے خلاف تفتیش کی جائے۔

○ ... ملک بھر کی کی پوسٹوں (کلیدی اسامیوں) سے قادیانیوں کو الگ کرکے ان کے قائم مقام دیانتدار مسلمانوں کو یہ عہدے دیئے جائیں۔

○۔ فیصل آباد ریلوے پلیٹ فارم پر قادیانی گروپ انسپکٹر رانا عبدالرشید کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی پر اسے معطل کیا جائے۔

○۔ اہم عہدوں پر فائز قادیانیوں کی ایک فہرست بذریعہ

نگران کمیٹی تحفظ ختم نبوت اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجی گئی تھی۔ اس پر فوری عملدر آمد کیا جائے۔

○... ملک عزیز میں ان کی مردم شماری کرکے ان کے حقوق کا تعین کیا جائے۔

○... یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی ہیئت مقرر کی جائے اور مسلمانوں کی مساجد کے ساتھ مشابہت کو روکا جائے اور جو مساجد مسلمانوں کی تعمیر کردہ ہیں اور کسی وجہ سے قادیانیوں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں فوری طور پر وہ مساجد مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں۔

○... پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جس کی اساس قرآن و سنت پر رکھی گئی ہے۔ شریعت اسلامیہ کے قانون کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا مقرر کی جائے اور فتنہ ارتداد سے لوگوں کو تحفظ دیا جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق ارتداد کی سزا سزائے موت مقرر کی جائے۔

○... ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اسے موثر انداز پر کنٹرول کیا جائے اور ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے۔ نیز ربوہ میں جو قادیانی اسلام قبول کرتے ہیں انہیں مختلف حربوں سے تنگ کیا جاتا ہے۔ اس کے انسداد کے لئے موثر انتظام کیا جائے اور ایسے لوگوں کی جان و مال' عزت و آبرو کا تحفظ کیا جائے۔

○... ربوہ کی پوری زمین (زرعی و سکنی) "انجمن احمدیہ" کی ملکیت ہے۔ اس کی ملکیت منسوخ کرکے رہائش پذیر قابضین کو اس کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

○... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں لیکن انہوں نے آئین پاکستان کو پاکستان کی طرح دل سے تسلیم نہیں کیا۔ نہ ہی وہ ووٹوں کا اندراج کراتے ہیں اور نہ ہی ووٹ استعمال کرتے ہیں جبکہ انہیں اقلیت کی حیثیت سے ووٹ کا اندراج کرانا چاہئے بصورت دیگر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

○. گزشتہ دنوں سیمبڑیال میں چوہدری اعظم گھمن نے کئی مرتبہ قانون شکنی کی۔ اس کے خلاف کیس رجسٹرڈ ہوئے لیکن ایک منصوبے کے تحت اس ملک سے فرار کا موقع دیا گیا۔ لہٰذا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسے انٹرپول کے ذریعہ واپس لاکر حوالہ زندان کیا جائے۔

○... بلوچستان میں تربت کے مقام پر ذکری روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ ہر لحاظ سے وہ قادیانیت سے مماثلت رکھتے ہیں۔ ملا محمد اٹکی کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ ہر سال ۲۷ رمضان کو کوہ مراد پر نقلی حج کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرح انہیں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ان کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔ ذکری زکوٰۃ کے منکر ہیں باوجود اس کے کہ انہیں مکران ڈویژن میں زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر و عہدیدار مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں زکوٰۃ کمیٹی سے علیحدہ کیا جائے۔

○... قانون امتناع قادیانیت میں موجودہ اصولی اور ٹیکنیکل خامیوں کو دور کرکے اس کی وضاحت تمام ضلعی انتظامیہ کے سربراہوں کو مہیا کی جائے تاکہ نفاذ قانون میں عدم وضاحت کا بہانہ بنا کر رکاوٹ بننے والے انتظامی افسران کی بدنیتی کا انسداد ہو اور قانون کی علانیہ مخالفت کا موثر انسداد کیا جائے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ خود بروقت اقدام کرکے فضا کو خوشگوار بنائیں تاکہ عوام کے قانون کو ہاتھ میں لینے کی نوبت نہ آئے۔

○... ربوہ کے پبلک مقامات' نجی عمارات' دوکانات' مکانات اور عبادت گاہوں پر آیات قرآنی اور کلمات طیبہ ربوہ کی تمام عمارات سے محفوظ کی جائیں۔

○... تونسہ شریف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حافظ قادر بخش پر گزشتہ دنوں کوٹ قیصرانی کے حسنین خاں قیصرانی قادیانی نے حملہ کرکے انہیں شدید زخمی کردیا۔ یہ اجتماع اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملزم مذکور کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ (رپورٹ لولاک فیصل آباد ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۶ء)

تربت مکران میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل کے زیر اہتمام ۲۳' ۲۴ر اکتوبر کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت الحاج محمد زمان خاں اچکزئی صدر مجلس عمل بلوچستان نے کی۔ جبکہ اجتماع سے مولانا عبدالمجید ندیم ملتان' مولانا محمد خاں شیرانی ایم این اے' مولانا جمال اللہ الحسینی پنو عاقل سندھ' مولانا عبدالواحد کوئٹہ' مولانا محمد الیاس' مولانا قمر الدین' مولانا عبدالشکور خارانی' مولانا عبداللہ خضداری' مولانا عبدالغفار سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مولانا رحمت اللہ امیر مجلس مکران نے کی۔ جس سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان' مولانا قاضی اللہ یار خاں' قاری انوار الحق کوئٹہ' مفتی احتشام الحق آسیا آبادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' حافظ حسین احمد سینیٹر' مولانا محمد بخش' محمد سلیم بلوچ' حاجی محمد زمان اچکزئی' مولانا عبدالحق ایم این اے' قاضی حسین احمد سینیٹر نے خطاب کیا جبکہ سید امین گیلانی نے متعدد بار اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

○... مجلس عمل تحفظ ختم نبوت مکران کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی طرح ذکریوں کو بھی آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ شق ۳ کے تحت غیر مسلم قرار دیا جائے۔

○... کوہ مراد پر ان کے مصنوعی حج پر پابندی عائد کی جائے۔

○... یہ اجلاس گوادر میں ذکریوں کی طرف سے مسلمانوں کی دکانوں کو جلانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ غنڈہ گردی کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور مسلمان متاثرین کو معقول معاوضہ دیا جائے۔

بہاولنگر اور ہارون آباد میں کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلور شاہ بازار میں منعقد ہوئی' جس کی صدارت حاجی محمد حنیف نے کی۔

کانفرنس سے مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش خطیب ربوہ' مولانا قاضی اللہ یار خاں' مولانا محمد طفیل ارشد' مولانا محمد اسماعیل عاصم' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

علماء کرام نے کہا کہ مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم کرکے معاہدہ اسلام آباد کو عملی جامہ پہنائے نیز صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدر آمد کرتے ہوئے قادیانیوں کے مکانوں' دکانوں' عبادت گاہوں سے کلمات طیبہ اور آیات قرآنی ہٹائی جائیں۔

علماء کرام نے کہا کہ کاروان بخاری "منزل مقصود حاصل کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھے گا۔ کانفرنس میں کئی ایک قراردادیں مقامی مسائل سے متعلق منظور کی گئیں۔

ایک قرارداد میں کہا گیا کہ قادیانیوں کا تمام لٹریچر کفرو ارتداد سے عبارت ہے لہٰذا ان کے لٹریچر کی اشاعت اور ترسیل پر پابندی عائد کی جائے۔

بعد ازاں ہارون آباد جامع مسجد گراؤنڈ والی میں کانفرنس منعقد ہوئی' جس سے مذکورہ بالا علماء کرام کے قاری عبدالسلام چشتیاں' مولانا محمد صدیق' مولانا عبدالخالق' مولانا علی احمد نے خطاب کیا۔

علماء کرام نے کہا کہ مرزائیوں کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۹ رجولائی لندن میں ان کے مقابلہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں پوری دنیا کے علماء کرام اور اسکالرز خطاب کریں گے۔

علماء کرام نے کہا کہ جو رسول ﷺ کا وفادار نہیں وہ پاکستان کا وفادار کیسے بن سکتا ہے لہٰذا انہیں فوج اور سول کے اعلیٰ عہدوں سے الگ کیا جائے۔

اپنے خون کا آخری قطرہ بھی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربان کردیں گے' مردان میں ختم نبوت کانفرنس

مردان۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر مردان میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ قادیانی جان بوجھ کر ملکی آئین کو ہاتھوں میں لے رہے ہیں جبکہ مسلمان انہیں پابندی قانون سکھلانے پر مصر ہیں چنانچہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر جاوید اور شبیر قادیانی کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ سی کے تحت مولانا حسین احمد نے کیس رجسٹرڈ کرایا اور ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا اور متعلقہ بازار کو خوب سجایا گیا اور تحریک ختم نبوت کے مطالبات پر مشتمل کتبے اور بینرز آویزاں کئے گئے۔ کانفرنس میں خطاب کرنے کے لئے آنے والے علماء کرام مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا نور الحق نور کو جلوس کی صورت میں لایا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سیف الرحمن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔

○۔ خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یونس نے مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اور اعلان کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔

○... سید کمال شاہ ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اقلیت شعائر اسلام کی توہین کر رہی ہے۔ جو حکومت کے لئے زبردست چیلنج ہے۔ قانون کی بالادستی کا قیام حکومت کا فرض ہے اگر حکومت نے یہ فریضہ ادا نہ کیا تو ہم اپنے جانوں کا نذرانہ پیش کرکے یہ فرض ادا کریں گے۔

○... طالب علم لیڈر محمد طاہر نے کہا کہ مرزائیوں سمیت طاغوتی طاقتیں ہمارے جذبات و احساسات سے نہ کھیلیں۔

○۔ مولانا سعید اللہ خان خطیب ہوتی مردان نے کہا اس دور میں سب سے بڑی عبادت عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔

○... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا نور الحق نور نے کہا کہ ختم نبوت کے غداروں' اسلام کے باغیوں اور پاکستان کے دشمن قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ لوگوں نے ہاتھ کھڑے کرکے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔

○... مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ ہم مرزائیوں کے نہیں مرزائیت کے دشمن ہیں۔ ہم مرزائیوں کو مرزائیت کے ذریعہ جہنم میں جلنے سے بچاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی قادیانی مرزا غلام قادیانی کو شریف انسان ثابت نہیں کر سکتا۔ (لولاک ۵ جولائی ۱۹۸۶ء)

کوئٹہ میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام میزان چوک میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی' جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔

○۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ پاکستان کی بیوروکریسی ملک میں ختم نبوت کاز کو سبوتاژ کرنے میں ملوث ہے۔

○... سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا کہ حکومت ۱۹۷۳ء کے آئین کو مفلوج کرنے کے لئے مختلف بل لاکر اسلامی اہمیت کو ختم کر رہی ہے۔ جمعیت' آئین پاکستان جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے کی حفاظت کرے گی۔ صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ علماء کرام نے ہر دور میں طاغوتی طاقتوں اور ان کے زر خرید ایجنٹوں کا مقابلہ کیا ہے۔ قادیانی بین الاقوامی طاغوت کے ایجنٹ ہیں ان کا تعاقب جاری رہے گا۔ مولانا عبدالواحد نے کہا کہ بلوچستان کے عوام اب بیدار ہو چکے ہیں وہ قادیانیوں کو بلوچستان سے نکالے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

○... حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز بلوچستان اب غداران ختم نبوت کو قدم نہیں رکھنے دیا جائے گا۔

○۔ شیخ یعقوب علی توسلی نے اتحاد بین المسلمین پر زور دیا۔

○... مولانا انوار الحق رحمانی نے کہا کہ مرزائیوں کی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کی جائے اور ذکریوں کو قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

○... اہلحدیث عالم مولانا ادریس احمد فاروقی نے حکومت سے مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرنے پر زور دیا۔

○... جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر محمد ابراہیم نے رسول بخش پلیجو کی تقریر پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔

○... مولانا محمد امیر بجلی گھر نے کہا کہ اگر اسلامی حکومت نافذ ہو گئی تو قادیانیوں کو تین دن کی مہلت دیں گے۔ اگر وہ راہ راست پر آگئے تو فبہا بصورت دیگر ان کے سر قلم کر دیئے جائیں گے۔

○... مولانا محمد لقمان علی پوری نے کہا کہ مسلم لیگ کا قادیانیوں سے گہرا تعلق ہے۔ آنجہانی ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ مسلم لیگ کے دور اقتدار میں بنایا گیا۔ اسی جماعت کے دور اقتدار میں ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ آج بھی مسلم لیگ قادیانیوں کا تحفظ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت کو ختم کرنے کے لئے ہمیں ۱۹۵۳ء سے زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔

○۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ مرزائیت کے مکمل خاتمے تک ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔

○۔ شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے اپنے مخصوص انداز میں نظموں سے لوگوں کو خوب گرمایا۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

○... ۱۹۷۳ء کے آئین کو قادیانی ترمیم سمیت اصل حالت میں بحال کیا جائے۔

○... لندن میں قادیانی گروہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے قادیانیوں کو پی آئی اے کی طرف سے رعایت دینے کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ پی آئی اے اس پر پوری قوم سے معافی مانگے۔

○۔ ذکریوں کے مصنوعی حج پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور انہیں پابند کیا جائے کہ وہ ووٹر لسٹوں میں اپنا نام غیر مسلموں میں درج کرائیں۔ نیز انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

بقیہ: مرزا کی پیشگوئیاں

ہے کرتا ہے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل **بکلی** صاف ہے میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ ہمیں خدائے تعالیٰ قادر مطلق کی قسم مجھے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتے کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتے سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا جو آپ کے خیال میں نہیں کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ ام . کا حکم ہے۔

thirteen centuries, accept us and leave Ghulam Ahmad; and if your present beliefs are according to the Islamic beliefs of the past thirteen centuries we shall accept you. Thus the discord will come to a permanent close. Now, answer me because pros and cons are equal for both of us."

That Qadiani was a Punjabi of Sialkot city. He replied in the Punjabi dialect: (Translation) "The truth is that for us everybody is a liar except Mirza Sahib."(!)

Now you must l have understood that the Qadianis are a people who consider as liars the Companions ('Sahabah رضی اللہ عنہم of the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم the 'Tabeyeen' (contemporaries of Sahabah) 'Aimma Mujtahideen' (authorities on religious matters and jurists), and 'Mujaddideen' (theological reformers) and the entire Ummat spread over fourteen hundred years نعوذ باللہ *"All liars, except Mirza"!* On this premise can the Qadianis claim even an iota of relationship with Islam and Muslims? No. Never.

CHALLENGE TO MUSLIMS

Gentlemen, I am sure you have now understood that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, the cheat, is deceiving the entire world by calling himself a spiritual child of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم

I turn to Muslims and ask them: Don't you have any grace left in you to answer these shameless Qadianis? They come to you at social level, attend your meetings in public and private and repeat their nonsense. On your part, you are a quiet listener to the descendants of a non-descript masquerader.

Alas, our simple Muslim brethren! Now what are the obligations — your, mine and that of every Muslim? What does our honour demand? It demands at least to have faith in the truth of Islamic Shari'at's decree on this issue, viz., capital punishment for an apostate and dualist-infidel. But it is up to the Government to respond to the Shari'at's call. However, this much is within our reach that we cut off all social connections with them and don't let them enter our gatherings and face them boldly everywhere.

LIAR IN MOTHER'S LAP

Corner the liar in his mother's lair. He has already been led away into his mother's haunt; praise be to Allah. The country of Britain is their mother. She gave birth to them. It is for this reason that Mirza Tahir Ahmad, the Qadiani Arch-priest, has run away from Pakistan to sit snug in the lap of his mother and chew the cud in British manger. From there he is barking at the Muslims of the world.

Many simple-natured Muslims of Africa, America and Europe do not know what is Qadianism. They are on the 'hit-list' of these Qadianis. They have decided to mislead these Muslims as well as non-Muslims and are doing so. For this purpose, tons of money have been budgeted to beguile the Muslims and others and trap them into the snare of Qadiani apostasy and infidelity. But by Allah's grace and support of Aalami Majlise Tahafuzze Khatme Nubuwwat we have taken up the gauntlet under the banner of Hazrat Khatamun Nabieen Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم The Qadiani camouflage and coat will soon be peeled off from every nook and corner of the world, just as it has been accomplished in Pakistan.

TRAITORS

That day is not far away when the world will get to know of the truth: that the Qadianis are not Muslims, that they are traitors of Islam, traitors of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم and traitors of humanity. Anti-Qadiani movement is now surging the whole world, sweeping the Qadianis out. Final victory shall be that of our Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم and his bondsmen.

BONDSMEN OF PROPHET MUHAMMAD صلی اللہ علیہ وسلم IN PAKISTAN

For some time in Pakistan too, people considered the Qadianis as Muslims till the sacrifices, which were offered by the humble adherents of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم ended in success, amputating the growth of Qadiani cancer from the Ummat's body. Allah willing, this shall happen in other countries of the world also because 'Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat' has launched its operations on an international scale.

* * * * * * *

DIFFERENCE BETWEEN MUSLIMS AND QADIANIS

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi
Compiled by:
Maulana Manzoor Ahmad Al-Hussaini

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

It is therefore evident that all the revered wives of the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم are our mothers and we call each of them 'Ummul Momineen' (Mother of Muslims); for example, Ummul Momineen Hazrat Aiysha Siddiqa; Ummul Momineen Hazrat Khadijat ul Kubra; Ummul Momineen Hazrat Maimoona; Ummul Momineen Hazrat Umme Salma, and so on رضی اللہ عنہن. When they are our mothers, surely Hazrat Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم is our spiritual father.

But children in a family are seldom identical. Some are more obedient, some are less helpful, some are more virtuous, some are less dutiful, some are more wise and some are less clever, but they are all members of one family despite their differing personality and varying individuality. Still they are known as children of the same parents.

Muslims have ever been the spiritual children of Allah's Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم for thirteen centuries, till, at the start of the fourteenth century, Mirza Ghulam Ahmad popped up from Qadian and claimed solely for himself the spiritual sonship of Allah's Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم and excluded all others. Mirza did not stop at that, he dubbed the Muslims as "Kafirs." The whole Ummat of Islam has ben abused by him as "illegitimate" keeping legitimacy only for himself. On this basis Mirza Ghulam Ahmad calls all the Muslims as "haramzadey" (bastard). Allah protect us from his slander and abuse. Excuse me for quoting the words of Mirza Ghulam Ahmad but I had to.

RAVING CLAIM

I ask the civilised courts of the world to dismiss Ghulam Ahmad's raving claim of spiritual sonship as a stupid claim of that sinful vagrant of non-descript lineage who claims legitimacy to the exclusion of ten real sons and who attempts to severe the connection of the whole Ummat from their Prophet صلی اللہ علیہ وسلم in spite of the Ummat's complete submission to his 'Deen' from A to Z. Have we made any alteration in the doctrines of Islamic faith or is it Ghulam Ahmad Qadiani who has sinfully done so?

DIALOGUE WITH A QADIANI

I happened to talk to a Qadiani once. I told him: "We have been Muslims for thirteen centuries all along. Suddenly, in the fourteenth century your Mirza Ghulam Ahmad appeared and made impossible claims. Thus the discord ensued. Listen and be just. Here is an offer to you: if our present beliefs are according to Islamic beliefs of the past

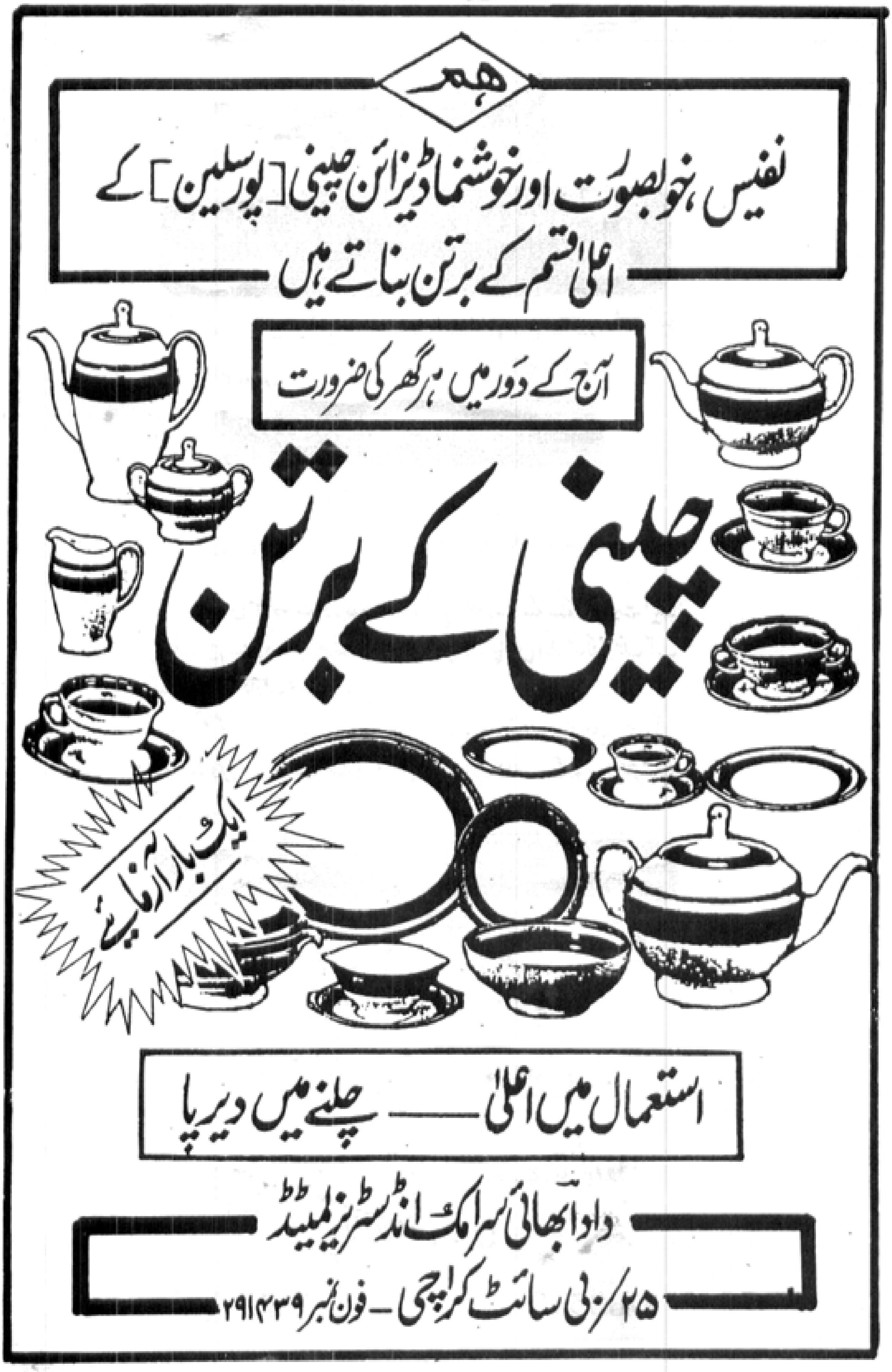
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ —— چلنے میں دیرپا
داوا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی ۔ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

ہفت روزہ

ختم نبوة

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروزِ حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ

ختم نبوة

پڑھیے اور دوسروں ... بھی پہنچائیے

مزید معلو... لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ

پُرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340